TUE.13.Oct. 2026
VOLUME: 21 NO: 239
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
ناندیڑ
قائم شدہ: مئی Established: May 1994

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز منگل 13/ اکتوبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 239
یکم جمادی الاول 1448ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)

یہ جگہ اشتہار کے لئے خالی ہے۔
رابطہ کریں: 9325610858، 8055362952

’مودی-گیانیش کے خلاف ہندوستان امنڈ آیا‘: کانگریس

انڈیا بلاک کی سپریم کورٹ میں عرضی درج، ووٹروں کے حقوق اور جمہوریت کے تحفظ کی لڑائی جاری رہے گی: ٹی ایم سی

دہلی: ۱۲/اکتوبر (ایجنسی): انڈیا بلاک کے ’سپریم کورٹ مارچ‘ کے لیے باراکھمبا روڈ پر لوگوں کا ہجوم جمع ہوگیا ہے۔ راہل گاندھی کی قیادت میں لوگوں کی یہ بھیڑ سپریم کورٹ کی طرف قدم بھی بڑھا چکی ہے۔ کانگریس نے باراکھمبا روڈ پر جمع بھیڑ کی ایک ویڈیو اپنے آفیشل ’ایکس‘ ہینڈل پر شیئر بھی کی ہے، جس میں دیکھا جا سکتا ہے کہ مختلف پارٹیوں کے لیڈران اور طلبا گیانیش کمار کے خلاف نعرے لگا رہے ہیں۔ اس ویڈیو کے ساتھ کانگریس نے کیپشن لگایا ہے ”مودی-گیانو کے خلاف ہندوستان امنڈ آیا ہے۔“ راہل گاندھی نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف جاری تحریک کو ’شیو کا تانڈو‘ قرار دیا ہے۔ انھوں نے تحریک سے متعلق حکمت عملی کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ ”یہ کوئی منصوبہ بند پروگرام نہیں، بلکہ بھگوان شیو کے تانڈو اور بارات کی طرح ہے۔“ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ ان کی بہن پرینکا گاندھی نے ان سے کہا تھا کہ منصوبہ تیار کرنا چاہیے، لیکن انھوں نے سمجھایا کہ وہ بات کو سمجھ نہیں رہی ہیں۔ راہل نے کہا کہ ”یہ تانڈو ہے، بھگوان شیو کا ڈانس ہے۔ اس میں کوئی منصوبہ شامل نہیں ہے۔ آج ہم سپریم کورٹ جا رہے ہیں، کل کچھ اور ہوگا۔“ انھوں نے یہ بھی کہا کہ یہ شیوجی کی بارات کی طرح ہے اور اس میں جو کوئی شامل ہونا چاہتا ہے، اس کا استقبال ہے۔ راہل گاندھی نے پریس کانفرنس میں دعویٰ کیا کہ مودی حکومت کے 200 افسران ان کے رابطے میں ہیں۔ انھوں مودی حکومت کو چیلنج پیش کرتے ہوئے کہا کہ ”ای ڈی، سی بی آئی، وزارت خارجہ کے اندر سے سبھی ہمیں جانکاریاں دے رہے ہیں۔ آپ کو جو کرنا ہے کیجیے، سچائی ہمارے ساتھ ہے۔“ راجدھانی دہلی میں پیر کو انڈیا بلاک کے رہنماؤں نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش مار کے استعفے، ووٹ چوری اور ووٹر لسٹوں کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) میں بے ضابطگیوں کے خلاف احتجاج کیا۔ اس دوران اپوزیشن جماعتوں کے رہنماؤں نے سپریم کورٹ تک مارچ نکال کر ووٹروں کے حقوق کے تحفظ اور انتخابی عمل میں شفافیت کا مطالبہ کیا۔ ترنمول کانگریس نے واضح کیا کہ جمہوریت اور ووٹروں کے حقوق کے تحفظ کی یہ لڑائی جاری رہے گی اور پارٹی اس سے پیچھے نہیں ہٹے گی۔ آل انڈیا ترنمول کانگریس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ یہ جمہوریت کو بچانے اور ہندوستان کے عوام کے حقوق کے تحفظ کی لڑائی ہے۔ پارٹی کے مطابق، اس کے اراکین پارلیمنٹ نئی دہلی میں موجود ہیں اور ہر طرح کی ناانصافی کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امت شاہ اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار سے انتخابی بے ضابطگیوں کے سنگین الزامات پر جواب دہی کا مطالبہ کیا۔ ترنمول کانگریس نے اپنے بیان میں کہا کہ پارٹی کی سربراہ اور مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نئی دہلی کے کانسٹی ٹیوشن کلب میں اپنے اراکین پارلیمنٹ کے ساتھ موجود تھیں۔ پارٹی نے کہا کہ انڈیا بلاک کے رہنماؤں کے

ساتھ سپریم کورٹ تک مارچ کر کے ان تمام اہل ووٹروں کے لیے انصاف کا مطالبہ کیا گیا، جنہیں انتخابی عمل کے دوران نقصان پہنچا ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ ووٹروں کے حقوق اور ہندوستانی جمہوریت کی سالمیت کے تحفظ کے لیے جدوجہد جاری رہے گی۔ مارچ کی قیادت لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے کی۔ احتجاج میں سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو، راشٹریہ جنتا دل کے رہنما تیجسوی یادو، تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی، کانگریس رہنما پرینکا گاندھی، این سی پی (شرد چندر پوار) کی رہنما سپریا سولے اور ممتا بنرجی سمیت کئی اہم رہنما شریک ہوئے۔ اس موقع پر کانگریس کے رکن پارلیمنٹ چرن جیت سنگھ چنی نے کہا کہ پورا ملک بیدار ہو چکا ہے اور شہری اپنے حق رائے دہی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح ووٹ منسوخ کیے جا رہے ہیں، اس سے لوگ شدید تکلیف محسوس کر رہے ہیں۔ ان کے مطابق، یہ لڑائی ملک کی جمہوریت کو بچانے کے لیے لڑی جا رہی ہے۔ دوسری جانب، سماج وادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ محب اللہ ندوی نے کہا کہ احتجاج کی آواز ہر گھر اور ہر دروازے تک پہنچے گی۔ انہوں نے کہا کہ آزادی کے بعد سے جمہوریت کی جن بنیادوں کو کمزور کیا گیا ہے، انہیں مضبوط کرنا ضروری ہے۔ ندوی نے سپریم کورٹ کے چند سابق ججوں کی جانب سے عدالتی آزادی سے متعلق ماضی میں اٹھائے گئے سوالات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس سے اداروں کی خودمختاری اور جمہوری نظام کے تحفظ سے متعلق تشویش کا اظہار ہوتا ہے۔ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف انڈیا بلاک کا سپریم کورٹ تک مارچ ختم ہوگیا ہے۔ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی اور کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے سپریم کورٹ میں درخواست دائر کرنے کے بعد احاطے سے روانہ ہوگئے۔ راہل گاندھی کی درخواست عدالت میں باضابطہ طور پر درج کر لی گئی ہے۔ اس میں ووٹر لسٹوں کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کرانے کے فیصلے کو غیر معتبر قرار دینے کی مانگ کی گئی ہے۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ اپوزیشن اتحاد نے سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی ہے۔ درخواست میں ہندوستان کے الیکشن کمیشن، چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار اور دونوں الیکشن کمشنروں سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی کو فریق بنایا گیا ہے۔ درخواست میں ایس آئی آر کے عمل کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھاتے ہوئے الزام لگایا گیا ہے کہ الیکشن کمیشن نے اپنے اختیارات کا غلط استعمال کیا ہے۔ اپوزیشن اتحاد نے عدالت سے اس عمل کی قانونی حیثیت پر غور کرنے اور ایس آئی آر کے فیصلے کو غیر معتبر قرار دینے کی اپیل کی ہے۔ راہل گاندھی کے ساتھ سینئر وکیل ابھیشیک منو سنگھوی بھی سپریم کورٹ پہنچے تھے۔ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف سپریم کورٹ تک مارچ کر رہے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی واڈرا کو دہلی پولیس نے بھگوان داس روڈ پر روک دیا۔ بارہ کھمبا سے شروع ہونے والے اس مارچ میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ پولیس نے بھگوان داس روڈ پر بیریکیڈنگ کرکے مظاہرین کو آگے بڑھنے سے روک دیا ہے۔ موقع پر بڑی تعداد میں پولیس اہلکار تعینات کیے گئے ہیں، جن میں نیم فوجی دستوں کے علاوہ اتر پردیش پولیس کے اہلکار بھی شامل ہیں۔ راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی کے ساتھ سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو، راشٹریہ جنتا دل کے رہنما تیجسوی یادو اور آل انڈیا اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (آئیسا) کی صدر نیہا بورا بھی موجود ہیں۔ تمام رہنما ایک گاڑی پر سوار ہیں۔ مارچ کے دوران پولیس کی جانب سے راستہ روکے جانے کے بعد موقع پر سکیورٹی سخت کر دی گئی ہے۔

’فارم-6 کی قانونی حیثیت کا جائزہ لیں گے‘: سپریم کورٹ

نئی دہلی: ۱۲/اکتوبر (ایجنسی): سپریم کورٹ نے واضح کیا ہے کہ اس نے نئے ووٹروں کے اندراج سے متعلق نئے فارم-6 کو نہ تو منظوری دی ہے اور نہ ہی مسترد کیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ اس فارم کی قانونی حیثیت پر اب تک کوئی عدالتی فیصلہ نہیں ہوا ہے اور وہ اس معاملے کا جائزہ لے گا۔ ’لائیو لا‘ کے مطابق، چیف جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیہ باگچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل بنچ نے الیکشن کمیشن آف انڈیا سے متعلق ایک عرضی کی سماعت کے دوران یہ وضاحت کی۔ عدالت نے کہا کہ مئی 2026 میں بہار میں ووٹر لسٹوں کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کے معاملے میں سنائے گئے فیصلے کے وقت نیا فارم-6 وجود میں نہیں آیا تھا۔ اس لیے اس فیصلے میں نئے فارم کی قانونی حیثیت پر کوئی غور نہیں کیا گیا تھا۔ سماعت کے دوران عرضی گزار پریا مشرا کی جانب سے پیش ہونے والے وکیل نریندر مشرا نے کہا کہ عدالت نے 5 اکتوبر کو پہلے ہی واضح کر دیا تھا کہ فارم-6 کو سپریم کورٹ کی منظوری حاصل نہیں ہے، لیکن الیکشن کمیشن نے دعویٰ کیا کہ عدالت نے اس فارم کو منظوری دی ہے۔ اس پر جسٹس جوئے مالیہ باگچی نے کہا کہ نئے فارم-6 پر کوئی عدالتی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ چیف جسٹس سوریہ کانت نے وکلا کو ٹوکتے ہوئے کہا کہ اس طرح خبر بنانے کے لیے الفاظ کو چن کر پیش نہ کریں۔ جسٹس باگچی نے مزید وضاحت کی کہ چیف جسٹس کے سابقہ بیان کا مطلب صرف یہ تھا کہ بہار ایس آئی آر کے معاملے میں جب مئی 2026 میں فیصلہ سنایا گیا تھا، تب نیا فارم-6 موجود نہیں تھا۔ ان کے مطابق، اس بیان کا یہ مطلب نہیں نکالا جانا چاہیے کہ سپریم کورٹ نے نئے فارم کو منظور یا مسترد کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عدالت اس معاملے کی جانچ کرے گی۔ بنچ نے عرضی پر نوٹس جاری کرنے پر رضامندی ظاہر کی اور اسے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف دائر متعلقہ عرضیوں کے ساتھ 27 اکتوبر کو سماعت کے لیے فہرست بند کر دیا۔ خیال رہے کہ نئے فارم-6 میں کی گئی تبدیلیاں اس وقت تنازعہ کا موضوع بن گئیں جب یہ خبریں سامنے آئیں کہ الیکشن کمیشن کے دو ارکان نے ان تبدیلیوں پر اعتراض کیا تھا۔ ان کا موقف تھا کہ ووٹر رجسٹریشن سے متعلق 1960 کے قواعد میں مرکزی حکومت کی جانب سے ترمیم کیے بغیر فارم میں اس طرح کی تبدیلی نہیں کی جا سکتی۔ انڈین ایکسپریس کی رپورٹ کے مطابق، دونوں الیکشن کمشنروں کے اعتراضات کے باوجود نئے فارم-6 کو نافذ کیا گیا۔ اس کے بعد الیکشن کمیشن نے 26 ستمبر کو ایک بیان جاری کرکے اشارہ دیا کہ سپریم کورٹ نے بہار ایس آئی آر سے متعلق مئی 2026 کے فیصلے میں اس فارم کو برقرار رکھا تھا۔ پریا مشرا اور مدھیہ پردیش کے سابق وزیر قانون پی سی شرما کی جانب سے دائر عرضی میں الیکشن کمیشن کے اجتماعی فیصلہ سازی کے طریقۂ کار پر بھی سوال اٹھائے گئے ہیں۔ عرضی میں الزام لگایا گیا ہے کہ تقریباً 10 ماہ کے دوران لگ بھگ 14 فیصلے دیگر دو الیکشن کمشنروں کی رضامندی کے بغیر کیے گئے۔ عرضی گزاروں نے ان فیصلوں، احکامات، نوٹیفکیشن اور انتظامی ہدایات کو منسوخ کرنے کی درخواست کی ہے جنہیں مبینہ طور پر مقررہ طریقۂ کار کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جاری کیا گیا۔ انہوں نے متعلقہ ریکارڈ، میٹنگوں کی کارروائی، ووٹنگ کی تفصیلات اور اختلافی نوٹس بھی عدالت میں پیش کرنے کی مانگ کی ہے۔

جنتر منتر پر اب نہیں دے پائیں گے ’دھرنا‘، احتجاج کے لیے 3 متبادل مقامات مقرر

دہلی: ۱۲/اکتوبر (ایجنسی): چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانیش کمار کے خلاف جاری تحریک کے درمیان وزارت داخلہ نے بڑا فیصلہ لیا ہے۔ دہلی پولیس نے احتجاجی مظاہرے منعقد کرنے کے لیے مقررہ مقامات میں تبدیلی کر دی ہے۔ پولیس کمشنر انوراگ کمار کی جانب سے جاری اسٹینڈنگ آرڈر کے مطابق جنتر منتر کو احتجاجی مقام کے طور پر نوٹیفائی کی گئی فہرست سے ہٹا دیا گیا ہے۔ اس کی جگہ پر دہلی میں 3 نئے مقامات مقرر کیے گئے ہیں، رام لیلا میدان، براڑی گراؤنڈ اور مشرقی دہلی کا سی بی ڈی گراؤنڈ۔ واضح رہے کہ یہ حکم وزارت داخلہ کی جانب سے تشکیل دی گئی کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر جاری کیا گیا ہے۔ کمیٹی کو شہریوں کے احتجاج اور مظاہرے منعقد کرنے کے حق کے لیے موجودہ مقررہ مقام کے متبادل تلاش کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ اب کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر احتجاج کے لیے 3 متبادل مقامات مقرر کیے گئے ہیں۔ گزشتہ دنوں سپریم کورٹ نے بھی احتجاج کے لیے جگہ مقرر کرنے کو کہا تھا۔ دہلی پولیس کے حکم کے پہلے پیراگراف میں بتایا گیا ہے ہے ہندوستانی حکومت کی وزارت داخلہ نے شہریوں کے احتجاجی مظاہرے منعقد کرنے کے لیے متبادل مقامات کی نشاندہی کرنے کے مقصد سے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی۔ کمیٹی کو موجودہ مقررہ مقام کے متبادل کا جائزہ لینے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی، تاکہ شہریوں کو مظاہرہ منعقد کرنے کے لیے دوسرے مقامات فراہم کرائے جا سکیں۔ کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر اب جنتر منتر کو احتجاجی مقام کے طور پر نوٹیفائی کی فہرست سے ہٹانے اور 3 نئے مقامات مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ حکم میں اسے کمیٹی کی سفارشات پر مبنی فیصلہ قرار دیا گیا ہے۔ رام لیلا میدان: دہلی کے اہم عوامی میدانوں میں شامل رام لیلا میدان کو احتجاج کے لیے نئے مقررہ مقامات میں شامل کیا گیا ہے۔ یہاں دھرنا، احتجاجی مظاہرے یا دیگر عوامی پروگرام منعقد کرنے کا طریقۂ کار الگ سے جاری ہونے والے ایس او پی کے تحت واضح کیا جائے گا۔ براڑی گراؤنڈ: اس کو بھی احتجاج کے لیے مقررہ نئے مقامات میں شامل کیا گیا ہے۔ یہاں مظاہرہ منعقد کرنے لیے نافذ ہونے والی شرائط، اجازت لینے کے طریقۂ کار اور دیگر انتظامات کی تفصیلات الگ رہنما ہدایات میں جاری کیے جانے کی بات کہی گئی ہے۔ سی بی ڈی گراؤنڈ، مشرقی دہلی: مشرقی دہلی واقع سی بی ڈی گراؤنڈ کو تیسرے متبادل احتجاجی مقام کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔ اس فیصلے سے مظاہرے منعقد کرنے کے لیے راجدھانی میں ایک اور مقررہ مقام فراہم کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ جنتر منتر 1993 میں دہلی میں دھرنا اور احتجاج کے مقررہ مقام کے طور پر سامنے آیا تھا۔ دراصل 1988 میں کسان رہنما مہندر سنگھ ٹکیت کی قیادت میں کسانوں نے دہلی کے بوٹ کلب علاقے میں بڑا احتجاج کیا تھا۔ اس کے بعد وہاں مظاہروں پر پابندیاں سخت کر دی گئی تھیں۔ بوٹ کلب پر پابندیوں کے بعد 1993 میں جنتر منتر روڈ احتجاجی مظاہروں کا بنیادی مرکز بن گیا۔

سرینگر میں لشکر طیبہ سے وابستہ ملزم کی جائیداد ضبط

نئی دہلی: ۱۲/اکتوبر (ایجنسی): قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) نے پیر کو کہا کہ اس نے جموں وکشمیر کے سرینگر میں ایک ملزم کی رہائشی جائیداد ضبط کر لی ہے۔ یہ معاملہ ممنوعہ دہشت گرد تنظیم لشکر طیبہ سے وابستہ سرحد پار دہشت گردانہ سازش سے متعلق ہے۔ این آئی اے کے مطابق، غلام محمد میر عرف ماما گیس کی اس جائیداد کو غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) قانون، 1967 کی دفعہ 25 کے تحت ضبط کیا گیا ہے۔ اس کارروائی کے لیے ایجنسی کے ڈائریکٹر جنرل سے پہلے ضروری منظوری حاصل کی گئی تھی۔ یہ جائیداد سرینگر کے حضرت بل علاقے کے گاؤں دانی ہامہ میں واقع ہے۔ اسے سرحد پار دہشت گردانہ سازش سے متعلق مقدمے (آر سی-02/2026/این آئی اے/جے ایم یو) کے سلسلے میں ضبط کیا گیا ہے۔ این آئی اے نے بتایا کہ تفتیش کے دوران جائیداد اور دہشت گردانہ سازش کے درمیان براہ راست تعلق سامنے آیا ہے۔ الزام ہے کہ اس مکان کو پاکستانی دہشت گردوں کو پناہ دینے اور دہشت گرد نیٹ ورک سے متعلق مجرمانہ شواہد چھپانے کے لیے استعمال کیا گیا تھا۔ یہ مقدمہ ابتدا میں 31 مارچ 2026 کو سرینگر کے زکورہ پولیس اسٹیشن میں درج کیا گیا تھا۔ بعد میں این آئی اے نے اسے اپنے ہاتھ میں لے کر دوبارہ درج کیا۔ ایجنسی کے مطابق، تفتیش میں مقامی افراد پر مشتمل ایسے نیٹ ورک کا انکشاف ہوا ہے جو مبینہ طور پر لشکر طیبہ کے سرحد پار موجود سرغنوں کے ساتھ مل کر کام کر رہا تھا۔ اس نیٹ ورک پر پاکستانی دہشت گردوں کی دراندازی، نقل وحرکت، رہائش اور دیگر ضروری سہولتوں کا انتظام کرنے کا الزام ہے، تاکہ سرکاری اداروں، حفاظتی دستوں اور عام شہریوں کو نشانہ بنایا جا سکے۔ این آئی اے نے بتایا کہ رواں سال 6 اپریل کو سرینگر کے حضرت بل علاقے کے دانی ہامہ میں غلام محمد میر کے مکان کی تلاشی لی گئی تھی۔ اس دوران دو مشتبہ پاکستانی دہشت گردوں کا سراغ ملا، جن کی شناخت ابوحریرہ اور خبیب کے طور پر کی گئی۔ الزام ہے کہ دونوں کا تعلق لشکر طیبہ سے تھا۔ تلاشی کے دوران دھماکہ خیز مادے جیسی ایک مشتبہ چیز، ڈیجیٹل آلات اور دیگر قابل اعتراض مواد بھی برآمد کیا گیا تھا، جسے ضبط کر لیا گیا۔

مہنگائی، بلند شرح سود اور کمزور مانسون سے شیئر بازار پر دباؤ بڑھنے کا خدشہ

نئی دہلی: ۱۲/اکتوبر (ایجنسی): ہندوستانی شیئر بازار میں آنے والے دنوں میں مزید گراوٹ کا امکان ہے اور اس کے بعد ہی بازار میں استحکام آسکتا ہے۔ بروکریج کمپنی پی ایل کیپٹل کی ایک رپورٹ کے مطابق، بڑھتی ہوئی مہنگائی، شرح سود میں اضافے اور کمزور مانسون سے صارفین کی خریداری اور کمپنیوں کی آمدنی متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ اس کے علاوہ غیر ملکی سرمایہ کاروں کی جانب سے مسلسل سرمایہ نکالنے اور عالمی سیاسی وجغرافیائی کشیدگی نے بھی بازار پر دباؤ بڑھا دیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ فوری طور پر شیئر بازار میں تیزی سے بحالی کی امید کم ہے۔ پی ایل کیپٹل نے کہا، ”قریب مستقبل میں ہم بازار کے بارے میں محتاط ہیں اور ہمیں تیزی سے بحالی کی توقع نہیں ہے۔ اس امکان کو بھی مسترد نہیں کیا جا سکتا کہ استحکام آنے سے پہلے بازار مزید نیچے چلا جائے۔“ رپورٹ کے مطابق، گزشتہ چھ ہفتوں کے دوران نفٹی میں 8.2 فیصد کی گراوٹ درج کی گئی، جب کہ 2026 کے آغاز سے اب تک اس میں 6 فیصد کی کمی آچکی ہے۔ اس صورت حال نے ہندوستان کو دنیا کے بڑے شیئر بازاروں میں خراب کارکردگی دکھانے والے بازاروں میں شامل کر دیا ہے۔ پی ایل کیپٹل نے بازار میں کمزوری کی کئی وجوہات بتائی ہیں۔ ان میں مانسون کی بارشوں میں 13 فیصد کمی، جس سے زراعت اور دیہی علاقوں کی مانگ متاثر ہونے کا خدشہ ہے، خوراک اور خام تیل کی بڑھتی قیمتیں اور عالمی سطح پر سرکاری بانڈز پر منافع کی شرح میں اضافہ شامل ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، اب تک ہندوستان میں گھریلو مانگ نسبتاً مضبوط رہی ہے۔ ریزرو بینک آف انڈیا نے مالی سال 2026-27 کے لیے اقتصادی ترقی کی شرح کا تخمینہ بڑھا کر 7.1 فیصد کر دیا ہے۔ تاہم، پی ایل کیپٹل نے خبردار کیا ہے کہ مہنگائی کا دباؤ تہواروں کا موسم گزرنے کے بعد صارفین کے اخراجات میں کمی کا سبب بن سکتا ہے۔ اس کا زیادہ اثر ان شعبوں پر پڑنے کا خدشہ ہے جن میں خریداری صارفین کی مرضی اور مالی استطاعت پر منحصر ہوتی ہے۔ ان میں کپڑے، موٹر گاڑیاں، روزمرہ استعمال کی تیز رفتار فروخت والی اشیا اور رہائشی مکانات شامل ہیں۔ بروکریج کمپنی نے کمپنیوں کی آمدنی کے تخمینوں میں بھی کمی کی ہے۔

آواز اٹھائیں، احتجاج جاری رہنا چاہئے: شیکھر نے پرامن مظاہروں کی حمایت کی

دہلی: ۱۲/اکتوبر (ایجنسی): بالی ووڈ اداکار اور ٹی وی میزبان شیکھر سمن نے چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانیش کمار کے خلاف جاری احتجاج کے دوران شہریوں کے پُرامن مظاہرے کے حق کی حمایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ احتجاج سیاست اور سماج دونوں کا حصہ ہے اور جب لوگوں کے مطالبات پورے نہ ہوں تو انہیں اپنی آواز بلند کرنی چاہیے۔ ان کا یہ بیان ایسے وقت سامنے آیا ہے جب دہلی سمیت مختلف مقامات پر چیف الیکشن کمشنر کے استعفے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ مظاہرین کا الزام ہے کہ ووٹر فہرستوں کی خصوصی جامع نظرثانی (ایس آئی آر) کے عمل میں بے ضابطگیاں ہوئی ہیں۔ شیکھر سمن نے حال ہی میں ڈیجیٹل نیوز پلیٹ فارم ’دی لالن ٹاپ‘ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا، ”احتجاج سیاست کا حصہ ہے اور سماج کا بھی۔ ہم بچپن سے ہی احتجاج کرتے آئے ہیں۔ جب ہمیں کوئی چیز نہیں ملتی تو ہم گھر میں بھی یہ کہتے ہوئے احتجاج شروع کر دیتے ہیں کہ ہمیں یہ چاہیے یا وہ چاہیے۔“ انہوں نے مزید کہا کہ اگر احتجاج پُرامن طریقے سے کیا جائے اور اس میں تشدد نہ ہو تو ان کے خیال میں ایسا احتجاج بالکل درست ہے اور اسے ہونا چاہیے۔ ان کے مطابق، جب کسی شخص کو اس کی خواہش کے مطابق نتیجہ نہیں ملتا تو اسے اپنی بات کے لیے مزید کوشش کرنی پڑتی ہے اور آواز اٹھانی ہوتی ہے۔ اداکار نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے مہاتما گاندھی کا حوالہ بھی دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر مطالبات پورے نہیں ہو رہے ہیں تو لوگوں کو احتجاج کرنا چاہیے۔

جنگ دوبارہ شروع ہوئی تو خطے میں کیبلز، ڈیٹا سینٹرز اور اے آئی تنصیبات کو نشانہ بنائیں گے: ایران

تہران: امریکہ اور ایران کے درمیان جاری کشیدگی کے دوران تہران نے خبردار کیا ہے کہ اگر دونوں ممالک کے درمیان دوبارہ شدید لڑائی شروع ہوئی تو ایران خطے میں مواصلاتی کیبلز، ڈیٹا سینٹرز اور مصنوعی ذہانت (اے آئی) کی تنصیبات کو نشانہ بنا سکتا ہے۔ ایران نے جنگ کے خاتمے سے متعلق امریکی جواب کو بھی ناکافی قرار دیا ہے، جس سے دونوں ممالک کے درمیان مذاکرات کے مستقبل پر سوالات کھڑے ہو گئے ہیں۔ العربیہ چینل کی رپورٹ کے مطابق، ایران کی سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل کے سیکریٹری محسن رضائی نے پیر کو کہا کہ تہران کو جنگ ختم کرنے کی تجویز پر امریکہ کا تازہ جواب تسلی بخش نہیں لگا۔ ان کے مطابق ایران نے امریکہ کو جواب دینا بند کر دیا ہے اور واشنگٹن کو بعض اہم معاملات پر وضاحت پیش کرنا ہوگی۔ رضائی نے بتایا کہ امریکہ نے ایران کی جانب سے پیش کردہ 7 شرائط میں سے بعض کو قبول کر لیا ہے، تاہم دیگر شرائط کے حوالے سے صورت حال اب بھی واضح نہیں ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر خطے میں دوبارہ شدید فوجی تصادم شروع ہوا تو ایران کی کارروائیوں کا دائرہ روایتی فوجی اہداف تک محدود نہیں رہے گا، بلکہ کیبلز، ڈیٹا سینٹرز، مصنوعی ذہانت کی تنصیبات اور دیگر مقامات بھی نشانے پر آسکتے ہیں۔ یہ دھمکی ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ کے خاتمے کے لیے مذاکرات سے متعلق غیر یقینی صورت حال برقرار ہے۔ خطے میں مواصلاتی کیبلز اور ڈیٹا سینٹرز ڈیجیٹل رابطوں، انٹرنیٹ خدمات اور معلومات کی ترسیل کے اہم مراکز ہیں۔

مانسون اجلاس ملتوی ہوئے 60 دن گزر گئے، اب تک اجلاس کا باضابطہ اختتام نہیں کیا گیا: جے رام رمیش

دہلی: ۱۲/اکتوبر (ایجنسی): کانگریس لیڈر اور راجیہ سبھا رکن جے رام رمیش نے پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے اختتام میں تاخیر، حد بندی اور چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانیش کمار کو لے کر مرکزی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ اس حوالے سے انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر ایک طویل پوسٹ کی۔ وہ لکھتے ہیں کہ ”13 اگست 2026 کو پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کی کارروائی غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کیے جانے کے باوجود اب تک اجلاس کا باضابطہ اختتام نہیں کیا گیا ہے۔ آج اس کا 60 واں دن ہے۔ اس تاخیر نے بہت پہلے ہی تمام ریکارڈ توڑ دیے ہیں۔ اس سے قبل سب سے طویل تاخیر 2015 کے مانسون اجلاس میں ہوئی تھی، جب اجلاس کے اختتام میں 28 دن لگے تھے۔“ کانگریس لیڈر نے اپنی ’ایکس‘ پوسٹ میں مزید لکھا کہ ”یہ صاف ہے کہ اپنے عہدے سے رخصت ہو رہے مرکزی وزیر داخلہ کی مودی حکومت کی جانب سے حد بندی سے متعلق خطرناک بلوں کو منظور کرانے کے لیے لوک سبھا میں انتہائی بدنام 2 تہائی اکثریت حاصل کرنے کی مایوس کن کوششیں بری طرح ناکام رہی ہیں۔ این ڈی اے کے کئی اتحادی خود ان بلوں کی مخالفت کر رہے ہیں اور اب انہوں نے اچانک نئی ہمت کا مظاہرہ بھی شروع کر دیا ہے۔ اس دوران گیانیش کمار کا معاملہ پورے ملک میں چھا گیا ہے۔“ ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ”وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کے مذموم عزائم کو 17 اپریل 2026 کو لوک سبھا میں اپوزیشن کے اتحاد اور باہمی حمایت کے باعث زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ یہ اتحاد آج بھی برقرار ہے، اگرچہ وزیر داخلہ نے اپوزیشن کی کچھ جماعتوں میں پھوٹ ڈال دی ہے۔“ راجیہ سبھا رکن جے رام رمیش کا کہنا ہے کہ ”مودی حکومت کو اب باوقار طریقے سے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کا اجلاس باضابطہ طور پر ختم کر دینا چاہیے اور حد بندی کے معاملے پر آگے کا راستہ طے کرنے کے لیے تمام پارٹیوں کے ساتھ حقیقی بات چیت شروع کرنی چاہیے، جس کا مطالبہ اپوزیشن لیڈران بار بار کرتے رہے ہیں۔“ ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ”لیکن اس سے قبل حکومت کو چیف الیکشن کمشنر کا استعفیٰ یقینی بنانا ہوگا، ایس آئی آر کا عمل روکنا ہوگا اور پورے انتخابی نظام میں عوام کا اعتماد بحال کرنے کے لیے قدم اٹھانے ہوں گے۔

ورقِ تازہ

13 Oct. 2026 — اداریہ

امریکہ کی دوہری پالیسی

واشنگٹن نے برسوں تک دنیا کو یہ سبق پڑھایا کہ ماسکو سے ایندھن خریدنا جنگ کی مالی معاونت کرنا ہے۔ ہندوستان پر اسی بنیاد کو جواز بنا کر شدید معاشی دباؤ ڈالا گیا، محصولات عائد کیے گئے اور بین الاقوامی فورمز پر انگلیاں اٹھائی گئیں۔ آج جب خود امریکہ کو اپنے اندرونی مسائل اور مہنگائی نے گھیرا تو اس نے انہی اصولوں کو بالائے طاق رکھ کر خاموشی سے روسی ایندھن کا راستہ کھول دیا۔ وائٹ ہاؤس نے روسی صدر ولادیمیر پوتن کے ساتھ براہِ راست معاہدہ کر کے تین لاکھ ٹن سے زائد ڈیزل فوری طور پر منگوانے کا اعلان کیا ہے۔ آنے والے مہینوں میں مزید ایندھن بھی امریکہ پہنچے گا۔ یہ وہی ایندھن ہے جس کی خریداری پر بھارت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ سنہ ۲۰۲۵ء میں امریکی انتظامیہ نے بھارتی برآمدات پر ۲۵ ر فیصد اضافی ڈیوٹی صرف اس لیے لگائی کہ بھارت ماسکو سے سستا خام تیل حاصل کر رہا تھا، اور دلیل یہ دی گئی کہ یہ پیسہ یوکرین کے خلاف جنگ میں کام آ رہا ہے۔ امریکہ کے اپنے بنائے ہوئے سخت ترین قوانین کی سیاہی ابھی پوری طرح سوکھی بھی نہیں تھی۔ رواں سال دو اکتوبر کو منظور ہونے والے نئے قانون کے تحت واشنگٹن نے خود کو یہ اختیار دیا کہ روسی تیل و گیس خریدنے والے ممالک پر سو فیصد تک بھاری محصولات عائد کر دیے جائیں۔ ایک ہاتھ سے پوری دنیا اور خاص طور پر بھارت جیسے ممالک کو معاشی سزا دینے کی دھمکی دی جا رہی ہے اور دوسرے ہاتھ سے انہی پابندیوں کو اپنے مفاد کے لیے ردی کی ٹوکری میں پھینکا جا رہا ہے۔ اس نئے قانون کو دنیا کے سامنے ماسکو کے خلاف ایک حتمی اور فیصلہ کن ہتھیار کے طور پر پیش کیا گیا تھا۔ پوری دنیا کو یہ باور کرایا گیا کہ اب جو بھی ملک روسی توانائی کی طرف دیکھے گا، اسے امریکی منڈیوں میں بھاری قیمت چکانا پڑے گی۔ مگر چند ہی روز کے اندر خود امریکی صدر کا یہ نیا اعلان ثابت کرتا ہے کہ پابندیاں اور قوانین صرف کمزور یا ابھرتی ہوئی معیشتوں کو قابو میں رکھنے کے لیے بنائے جاتے ہیں۔ طاقتور ممالک جب چاہیں ان قوانین کو اپنے گھر کی لونڈی بنا لیتے ہیں۔ اس حیران کن قلابازی کے پیچھے چھپا سبب کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ امریکہ کے اندر ایندھن کی قیمتیں تاریخی بلندیوں کو چھو رہی ہیں، جہاں ڈیزل سوا چھ ڈالر فی گیلن سے اوپر بک رہا ہے۔ فروری میں شروع ہونے والے ایران تنازعے نے عالمی مارکیٹ میں آگ لگا رکھی ہے۔ امریکی کسانوں، ٹرک ڈرائیوروں اور عام شہریوں کا بڑھتا ہوا غصہ براہِ راست وہاں کی سیاست پر اثر انداز ہو رہا ہے۔ اپنے عوام کو سستا ایندھن فراہم کرنے کا دباؤ اس قدر بڑھا کہ واشنگٹن کو تمام تر اصول ایک لمحے میں بھول گئے۔ ملکی سیاست اور اندرونی دباؤ عالمی فیصلوں کو کس طرح پلٹ دیتے ہیں، یہ اس کی ایک واضح مثال ہے۔ جب عام امریکی شہری مہنگائی سے بلکتا ہے، تو واشنگٹن کی خارجہ پالیسی راتوں رات تبدیل ہو جاتی ہے۔ حکام کو یہ خوف لاحق ہو گیا کہ اگر ایندھن کی قیمتیں اسی طرح بے قابو رہیں تو انہیں اندرونی سطح پر بھاری سیاسی قیمت چکانا پڑے گی۔ یہی وجہ ہے کہ امریکی صدر نے بڑے فخر سے اعلان کیا کہ اب امریکیوں اور دنیا کے لیے ڈیزل کی قیمتیں تیزی سے نیچے آئیں گی۔

اگر امریکی شہریوں، کسانوں اور ٹرانسپورٹروں کے لیے سستا ڈیزل قومی مفاد کا ناگزیر تقاضا ہے، تو پھر یہی اصول بھارت کے ایک ارب ۴۰ ر کروڑ عوام کے لیے کیوں تسلیم نہیں کیا جاتا؟ بھارت اپنی ضرورت کا تقریباً ۹۰ ر فیصد خام تیل دوسرے ممالک سے خریدتا ہے۔ ایک ترقی پذیر ملک کے لیے توانائی کی قیمتوں میں معمولی سا اضافہ بھی عام آدمی کے چولہے، زراعت اور پوری معیشت کو ہلا کر رکھ دیتا ہے۔ نئی دہلی نے بارہا واضح کیا ہے کہ اس کے فیصلے کسی کی مخالفت میں نہیں، اپنے شہریوں کی بنیادی ضروریات کے تحفظ کے لیے ہیں۔ ترقی پذیر دنیا اور خاص طور پر ایشیا اور افریقہ کے ممالک اس امریکی رویے کو بہت غور سے دیکھ رہے ہیں۔ وہ یہ بات بخوبی سمجھ چکے ہیں کہ مغربی ممالک کا وضع کردہ بین الاقوامی نظام دراصل کتنا لچکدار ہے۔ جب انہیں ضرورت پڑتی ہے تو وہ ہر قاعدہ توڑ سکتے ہیں، اور جب کسی دوسرے ملک کی باری آتی ہے تو اسے پابندیوں اور اخلاقیات کے کٹہرے میں کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ یہ دہرا معیار اب پوری طرح بے نقاب ہو چکا ہے۔ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ روس بھارت کی توانائی کی ضرورتوں میں کس قدر مرکزی کردار ادا کر رہا ہے۔ مالی سال ۲۰۲۶ء کے دوران بھارت کی کل تیل درآمدات کا ۳۰ ر فیصد سے زائد حصہ اکیلے روس سے آیا، جس کی مالیت ۴۰ ر ارب ڈالر سے زیادہ بنتی ہے۔ جولائی کے مہینے میں تو ملک میں آنے والے خام تیل کا آدھے سے زیادہ حصہ اکیلا ماسکو فراہم کر رہا تھا۔ اتنی بڑی آبادی کا پیٹ پالنے کے لیے سستے ایندھن سے منہ موڑنا کسی بھی حکومت کے لیے ممکن نہیں ہے۔ بھارتی وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے عالمی سطح پر اس منافقت کو پوری قوت سے بے نقاب کیا ہے۔ انہوں نے فن لینڈ میں ہونے والے ایک مذاکرے میں یہ انکشاف کیا کہ ۲۰۲۲ء میں خود امریکی حکام نے نئی دہلی سے اپیل کی تھی کہ وہ روسی تیل خریدے تاکہ عالمی منڈی میں قیمتوں کا توازن نہ بگڑے۔ جب بھارت نے عالمی معیشت کو سنبھالنے کے لیے تیل خریدا تو بعد میں اسی خریداری کو بنیاد بنا کر اس پر تادیبی کارروائیاں شروع کر دی گئیں۔ جو ممالک دوسروں کو اخلاقیات کا درس دیتے ہیں، ان کا اپنا تجارتی ریکارڈ بھی حیران کن ہے۔ بھارت بارہا یہ بات اجاگر کر چکا ہے کہ جو یورپی ممالک نئی دہلی پر تنقید کے تیر برسا رہے ہیں، وہ خود اسی عرصے میں ماسکو کے ساتھ تجارت جاری رکھے ہوئے تھے۔ اعداد و شمار کے مطابق صرف سال ۲۰۲۴ء میں یورپی یونین نے روس کے ساتھ ۶۷ ر ارب یورو کی تجارت کی ہے۔ ایک طرف تجارتی منافع سمیٹا جا رہا ہے اور دوسری طرف دنیا کے سامنے اصولی ہونے کا ڈھونگ رچایا جاتا ہے۔ یہ پہلی بار نہیں ہوا کہ جب بھی اپنے مفادات پر آنچ آئی تو بڑی طاقتوں نے اصولوں کا لبادہ اتار پھینکا۔ دوسروں پر پابندیاں تھوپنا، ابھرتی ہوئی معیشتوں کو ڈرانا اور خود پر کوئی قدغن نہ آنے دینا عالمی سیاست کا سب سے پرانا حربہ ہے۔ اپنے عوام کے لیے سستا ایندھن خریدنا دانشمندی اور حکمت عملی قرار پاتا ہے، جب کہ وہی عمل کوئی دوسرا ملک اپنے عوام کے لیے کرے تو اسے سنگین جرم بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ عالمی طاقتوں کو یہ سمجھنا ہوگا کہ اب دنیا یکطرفہ احکامات ماننے کے لیے ہرگز تیار نہیں ہے۔ ہر آزاد اور خودمختار قوم کو اپنے عوام کی خوشحالی، ترقی اور معاشی بقا کا پورا حق حاصل ہے۔ واشنگٹن کا تازہ ترین فیصلہ یہ واضح کر دیتا ہے کہ عالمی فورمز پر دی جانے والی نصیحتیں محض دکھاوا ہوتی ہیں، اصل فیصلہ صرف اور صرف اپنے فائدے کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ دوسروں کو کٹہرے میں کھڑا کرنے سے پہلے اپنے اعمال اور فیصلوں پر نظر ڈالنا زیادہ ضروری ہے۔

پی ایم وکاس: ہنر سے روزگار اور ترقی کے نئے مواقع تک

اقلیتی برادریوں کے لیے ہنرمندی، روزگار اور معاشی ترقی کے نئے امکانات پیدا کرنے کی ایک مؤثر پہل

اِنشا وارثی، فرانکوفون اور جرنلزم اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ

بہت سے خاندانوں کے لیے معاشی ترقی کا آغاز کسی بڑے کاروبار یا زیادہ تنخواہ والی ملازمت سے نہیں ہوتا، بلکہ کسی ہنر، ایک چھوٹے سے موقع، تربیت تک رسائی یا محض اس معلومات سے ہوتا ہے کہ حکومت کی مناسب معاونت کہاں اور کیسے حاصل کی جا سکتی ہے۔ یہ صورتِ حال خاص طور پر دستکاروں، اسکول چھوڑنے والے بچوں، خواتین، روایتی ہنرمندوں اور ان نوجوانوں کے لیے اہم ہے جو صلاحیت تو رکھتے ہیں، لیکن رسمی مواقع تک ان کی رسائی محدود ہوتی ہے۔ اسی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومتِ ہند نے وزارتِ اقلیتی امور کے تحت پردھان منتری وراثت کا سموَردھن (PM VIKAS) کے عنوان سے متعدد اقدامات کو یکجا کیا ہے۔ یہ مرکزی شعبے کی ایک اسکیم ہے جس کا مقصد ہندوستان کی چھ نوٹیفائیڈ اقلیتی برادریوں کے سماجی و معاشی حالات کو بہتر بنانا ہے۔ اس پروگرام میں ہنرمندی کی ترقی، کاروباری صلاحیت، تعلیمی معاونت، خواتین کی قیادت اور روایتی ورثے کے تحفظ کو اہمیت دی گئی ہے۔ اس اسکیم کی خاص اہمیت یہ ہے کہ اس میں ترقی کو صرف مالی امداد کے نقطۂ نظر سے نہیں دیکھا گیا، بلکہ اس کا دائرہ وسیع رکھا گیا ہے۔ اس کے تحت لوگوں کو مفید ہنر فراہم کرنا، ان کی آمدنی کے مواقع بہتر بنانا، انہیں مارکیٹ اور قرض کی سہولتوں سے جوڑنا، خواتین کی معاونت کرنا اور ان افراد کے لیے تعلیمی مواقع فراہم کرنا شامل ہے جو کسی وجہ سے پیچھے رہ گئے ہیں۔ پی ایم وکاس کے تحت وزارتِ اقلیتی امور کی سابقہ پانچ اسکیموں، یعنی سیکھو اور کماؤ (Seekho Aur Kamao)، اُستاد (USTTAD)، ہماری دھروہر (Hamari Dharohar)، نئی روشنی (Nai Roshni) اور نئی منزل (Nai Manzil) کو یکجا کیا گیا ہے۔ اس مربوط اسکیم کو پندرہویں مالیاتی کمیشن کی مدت کے لیے منظوری دی گئی اور 2022 میں اسے باضابطہ طور پر پی ایم وکاس کا نام دیا گیا۔ ان اسکیموں کا انضمام اس لیے اہم ہے کہ پسماندہ طبقات کو درپیش بہت سے مسائل ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ ایک نوجوان کو بیک وقت تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ ایک دستکار کو بہتر ہنر کے ساتھ قرض اور مارکیٹ تک رسائی بھی درکار ہو سکتی ہے۔ اسی طرح ایک خاتون کاروباری کو قیادت کی تربیت، مالیاتی شعور اور کاروباری معاونت کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ اس طرح پی ایم وکاس سیکھنے سے کمائی تک ایک زیادہ جامع راستہ فراہم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ روایتی دستکاروں اور ہنرمندوں کے لیے یہ پروگرام قیمتی روایتی ہنروں کو محفوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ انہیں معاشی طور پر زیادہ مؤثر بنانے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ تربیت کے ذریعے دستکار اپنی مصنوعات کو بہتر بنا سکتے ہیں، جدید تکنیکوں کا استعمال سیکھ سکتے ہیں، مارکیٹ کی طلب کو سمجھ سکتے ہیں اور نئے مواقع تلاش کر سکتے ہیں۔ حکومت کے مطابق اس اسکیم میں اقلیتی دستکاروں کو ہنرمندی کی تربیت، کاروباری صلاحیت، تعلیم اور روایتی ورثے کے تحفظ کے ذریعے معاونت فراہم کرنے پر توجہ دی گئی ہے۔

اس وسیع تر حکمتِ عملی کا ایک اہم تصور "ہنر سے مواقع تک" (Kaushal Se Avsar Tak) ہے، یعنی ہنرمندی کو حقیقی معاشی مواقع سے جوڑنا۔ ہنرمندی کی ترقی کی حقیقی اہمیت اسی وقت سامنے آتی ہے جب اس کے نتیجے میں کسی شخص کو روزگار ملے، وہ اپنا کاروبار شروع کر سکے، اپنی آمدنی میں اضافہ کر سکے یا معاشی طور پر خودکفیل بن سکے۔ پی ایم وکاس کے تحت ہنرمندی اور تعلیم کے ذریعے اقلیتی نوجوانوں کو مناسب روزگار حاصل کرنے یا خود روزگار کے قابل بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس اسکیم میں نیشنل مائنارٹیز ڈیولپمنٹ اینڈ فنانس کارپوریشن کے پروگراموں کے ساتھ قرض کی سہولت سے جوڑنے کا بھی انتظام ہے۔ یہ سہولت ان افراد کے لیے خاص طور پر مفید ہو سکتی ہے جو تربیت مکمل کرنے کے بعد اپنا کاروبار شروع یا وسیع کرنا چاہتے ہیں لیکن ان کے پاس مطلوبہ سرمایہ موجود نہیں۔ تربیت ہنر فراہم کرتی ہے، جبکہ قرض اس ہنر کو تجارتی سرگرمی میں تبدیل کرنے کے لیے ضروری وسائل فراہم کر سکتا ہے۔

آج کے دور میں معاشی مواقع کا تعلق تیزی سے ڈیجیٹل معلومات اور مہارت سے بھی جڑتا جا رہا ہے۔ کسی شخص کے پاس سلائی، دستکاری، غذائی اشیا کی تیاری یا کوئی اور پیشہ ورانہ ہنر بہترین درجے کا ہو سکتا ہے، لیکن اگر اسے بنیادی ڈیجیٹل معلومات حاصل نہ ہوں تو اسے گاہک تلاش کرنے، ڈیجیٹل ادائیگیاں وصول کرنے، اپنی مصنوعات کی تشہیر کرنے یا سرکاری خدمات تک رسائی حاصل کرنے میں مشکلات پیش آ سکتی ہیں۔ اسی لیے جدید ہنرمندی کی ترقی میں ڈیجیٹل آگاہی بھی اہم ہوتی جا رہی ہے۔ حکومت کے وسیع تر اسکل انڈیا نظام میں اب اسکل انڈیا ڈیجیٹل ہب (Skill India Digital Hub) بھی شامل ہے، جو ہنرمندی، تعلیم، روزگار اور کاروباری مواقع کو ایک دوسرے سے جوڑنے کے لیے ایک ڈیجیٹل پلیٹ فارم کے طور پر کام کرتا ہے۔ اقلیتی نوجوانوں کے لیے ڈیجیٹل آگاہی اس طرح روایتی ہنروں اور جدید معیشت کے درمیان ایک پل کا کردار ادا کر سکتی ہے۔

خواتین بھی پی ایم وکاس کی ایک اہم ترجیح ہیں۔ اس اسکیم میں اقلیتی خواتین کے لیے قیادت اور کاروباری صلاحیت کی ترقی کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے۔ یہ اس لیے اہم ہے کہ خواتین اکثر کڑھائی، سلائی، غذائی اشیا کی تیاری، دستکاری، بُنائی اور دیگر سرگرمیوں کے ذریعے خاندان کی آمدنی میں نمایاں کردار ادا کرتی ہیں، لیکن ان کی یہ محنت اکثر غیر رسمی اور غیر تسلیم شدہ رہتی ہے۔ کاروباری صلاحیت، مالیاتی انتظام اور قیادت کی تربیت خواتین کو ان سرگرمیوں کو پائیدار کاروبار میں تبدیل کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔ جب ایک خاتون خود اپنے وسائل پیدا کرنے اور آمدنی حاصل کرنے کے قابل ہوتی ہے تو اس کے فوائد اکثر پورے خاندان تک پہنچتے ہیں، جن میں بچوں کی بہتر تعلیم، بہتر غذائیت اور زندگی کے بہتر حالات شامل ہیں۔

پی ایم وکاس میں اسکول چھوڑنے والے بچوں اور نوجوانوں کے لیے بھی تعلیمی جزو شامل ہے۔ اس کا مقصد تعلیمی اور ہنرمندی سے متعلق معاونت فراہم کرنا ہے، تاکہ نوجوان دوبارہ مفید تعلیمی اور روزگار کے راستے پر آ سکیں۔ یہ ان نوجوانوں کے لیے خاص طور پر اہم ہے جو غربت، خاندانی حالات یا دیگر مشکلات کی وجہ سے اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ دیتے ہیں۔ دوسرا موقع انہیں مستقل طور پر تعلیم اور رسمی معیشت سے الگ ہونے سے بچا سکتا ہے۔ پی ایم وکاس کی اصل اہمیت اس کوشش میں مضمر ہے کہ روایتی ورثے، تعلیم، ہنرمندی، کاروباری صلاحیت اور روزگار کو ایک دوسرے سے مربوط کیا جائے۔ ایک دستکار کے لیے روایتی ہنر کا تحفظ اس بات کا مترادف نہیں ہونا چاہیے کہ وہ معاشی طور پر کمزور ہی رہے۔ پی ایم وکاس اور "ہنر سے مواقع تک" کا تصور ایسی سوچ کی عکاسی کرتا ہے جس میں صرف مالی امداد پر مبنی فلاحی نقطۂ نظر کے بجائے صلاحیت سازی اور مواقع کی فراہمی کو اہمیت دی گئی ہے۔ ہنرمندی کو ڈیجیٹل آگاہی، تعلیم، کاروباری مواقع، قرض اور مارکیٹ تک رسائی کے ساتھ جوڑ کر ایسی اسکیمیں اقلیتی برادریوں کو ہندوستان کی معاشی ترقی میں زیادہ بھرپور انداز میں شرکت کرنے اور ایک جامع، باہنر اور خودکفیل ہندوستان کے وسیع تر وژن میں اپنا کردار ادا کرنے کے قابل بنا سکتی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت سید شاہ ڈاکٹر خسرو حسینی، شہبازِ دین و دانش

ڈاکٹر غضنفر اقبال
موبائل: 9945015964

حضرت ڈاکٹر سید شاہ گیسو دراز خسرو حسینی علیہ الرحمہ ایک جامع الکمالات شخصیت کا نام تھا۔ آپ کی شخصیت ہم جیسے نہ جانے کتنے سپاس گزاروں کے لیے امیرِ کاروانِ سالکین، رہبر راہ طریقت، مرشد کامل، منبع فیوض و برکات اور مینارۂ نورِ ہدایت تھی۔ اہلِ دل کی نظر میں آپ واجب الاحترام تھے۔ آپ کا ہر قدم اور ہر جنبش قلم دین و دانش، اصلاح و تصوف اور امت مسلمہ نیز عامتہ الناس کی خیر و بہبود کے لیے وقف تھی۔ آپ کے ہر عمل سے آپ کے قابل تعظیم اسلاف کی بلند کرداری اور مثالی اخلاق کے نقش نمایاں رہے۔ رموزِ تصوف و احسان کی غواصی کے ساتھ ساتھ بے مثال روشن خیالی اور وسیع النظری کی صفات کے قرن السعدین نے آپ کو یکتائے روزگار قابل احترام شخصیات کی صف میں ممتاز مقام کا حامل بنا دیا تھا۔

ڈاکٹر سید شاہ خسرو حسینی علیہ الرحمہ کی ولادت با سعادت روحانیت، نورانیت اور معرفت کے ماحول میں 10 ستمبر 1945 کو حیدرآباد دکن میں ہوئی۔ والد گرامی قدر حضرت سید شاہ محمد محمد الحسینی علیہ الرحمہ اور والدہ ماجدہ محترمہ سیدہ معین جہاں کی دینی اور روحانی تعلیمات نے آپ کی اخلاقی اور روحانی تربیت کی بنیاد رکھی۔ دینی اور دنیوی علوم کی نعمت بے بہا سے سرفراز کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ آپ نے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن سے ایم۔اے (عربی زبان و ادبیات) میں شان دار کامیابی حاصل کی۔ اس کے بعد میک گل یونی ورسٹی، کینڈا سے ایم۔اے (اسلامک اسٹڈیز، صوفی ازم) میں امتیازی کامیابی حاصل کی۔ اسی یونی ورسٹی سے آپ نے علم تصوف کے زیر عنوان ڈاکٹریٹ کی تکمیل بھی کی۔ بیل فورڈ یونی ورسٹی، امریکہ سے ڈاکٹریٹ آف آرٹ کی اعلیٰ سند حاصل کی۔ ڈاکٹر سید خسرو حسینی علیہ الرحمہ کو گلبرگہ یونی ورسٹی گلبرگہ نے اعزازی ڈاکٹریٹ کی سند سے بھی سرفراز کیا تھا۔ آپ نے ایوننگ کالج جامعہ عثمانیہ حیدرآباد اور سٹی کالج حیدرآباد کے شعبۂ عربی میں مثالی تدریسی خدمات بہ حسن و خوبی انجام دیں۔ آپ نے تصوف اور روحانیت کی قابل قدر اقدار سے مغربی دنیا کو روشناس کیا۔ انڈو جرمن سوسائٹی کی دعوت پر مغربی جرمنی میں علمِ تصوف کے موضوع پر آپ نے گیارہ خطبات پیش کیے۔ قومی اور بین الاقوامی سطح پر اہم ترین علمی و ادبی اور تہذیبی اداروں سے آپ کی وابستگی رہی تھی۔ حضرت سید خسرو حسینی علیہ الرحمہ نے، بارگاہِ عالیہ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز علیہ الرحمہ کے 23 ویں سجادہ نشین کی حیثیت سے دنیائے معرفت میں قابل فخر کارنامے انجام دیے۔ خواجہ ایجوکیشن سوسائٹی گلبرگہ کے صدر نشین اور خواجہ بندہ نواز یونی ورسٹی گلبرگہ کے بانی چانسلر کے جلیل القدر عہدوں پر متمکن رہتے ہوئے آپ نے کئی کارہائے نمایاں انجام دیے، ایک دنیا جس کی گواہ ہے۔

حضرت خسرو حسینی علیہ الرحمہ کی ادارت میں بارگاہِ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز علیہ الرحمہ کے ترجمان شہباز کا اجرا عمل میں آیا۔ اپنی اولین اشاعت ماہ فروری 1960 (مطابق ماہ شعبان المعظم 1379) سے عہدِ موجود تک اس جریدے نے اپنی ایک تاریخ مرتب کی ہے۔ شہباز کی خصوصی اشاعتیں مثلاً بندہ نواز نمبر، غریب نواز نمبر، رحمت اللعالمین نمبر، محبوب سبحانی نمبر، علم و ادب کی تاریخ میں دستاویزی حیثیت کی حامل ہیں۔ شہباز کے بندہ نواز نمبر ماہ مئی 1960 (مطابق ذی قعدہ 1379ھ) میں حضرت خسرو حسینی علیہ الرحمہ کا ارشادِ گرامی ہے:

"صالحین میں حضرت خواجہ دکن، سید نابندہ نوازؒ شہباز بلند پرواز کی ذات ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ سید نابندہ نواز دنیائے اسلام کے وہ بزرگ ترین فرد فرید ہیں امت محمدی کی وہ عظیم شخصیت اور شمع محمدی کے وہ پروانے ہیں جن کی ہستی پر نہ صرف شریعت حقہ کو ناز ہے، عالم روحانی اور رموز عرفانی کو افتخار ہے بلکہ طریقت حقیقت و معرفت کے اسمار الاسرار کو آپ سے وقار ہے۔" (بہ حوالہ: حرف اول، شہباز بندہ نواز نمبر۔ ص 2)

ڈاکٹر سید خسرو حسینی علیہ الرحمہ نے تقدیسی ادب کو اپنے سخن کا موضوع بنایا تھا۔ بچپن ہی سے صنف شعر و سخن سے دل بستگی رہی تھی۔ آپ کے دادا محرم پیر طریقت، معرفت آگاہ و پرگو سخن ور حضرت سید شاہ حسین خیر بندہ نوازی علیہ الرحمہ کو بھی شعر و سخن خصوصاً تقدیسی شاعری سے والہانہ لگاؤ تھا۔ وہ ہمیشہ ڈاکٹر سید خسرو حسینی علیہ الرحمہ کو اپنے قریب بٹھا لیتے اور فرماتے تھے "خسرو! شعر سناؤ۔" حضرت خسرو حسینی علیہ الرحمہ اپنے دادا محترم کو ہمیشہ اساتذۂ عظام کے اشعار سناتے اور ان کے دادا محترم بہت محظوظ ہوتے تھے۔ حضرت ڈاکٹر سید خسرو حسینی علیہ الرحمہ کو کئی مرتبہ زیارتِ حرمین شریفین کا شرف حاصل ہوا تھا۔ آپ نے 1969 میں پہلی مرتبہ حج بیت اللہ اور زیارت نبوی سے مشرف ہونے کے بعد تمہارا روضہ کے عنوان سے ایک نعت شریف کہی تھی جس کا ایک شعر بہت مقبول ہوا تھا:

سبز گنبد کا ہے منظر جو رسول عربی
یاد آتا ہے ہر بار تمہارا روضہ

ڈاکٹر سید خسرو حسینی علیہ الرحمہ کے نعتیہ کلام کی انتھالوجی ورفعنا لک ذکرک (2002) میں حمد و نعت کے علاوہ فن نعت اور نعت گوئی کے عنوان سے ایک مربوط دستاویزی مقالہ دو ابواب میں منقسم کیا گیا ہے۔ آرٹ اس مقالہ کا باب اول ہے۔ اس میں آرٹ کی تعریف معنی و مفہوم، اقسام، فن ادب وغیرہ سے بحث اور مکالمے جاری کیے گئے ہیں۔ باب دوم فن نعت اور نعت گوئی پر مبنی ہے۔ جس میں عہد جاہلیہ اور شعر، اسلام اور شعر اور فن نعت کے علاوہ زبان فارسی اور اردو نعت کی تعمیر و تشکیل، سمت و رفتار اور سروکار سے روشن تر ہے۔ اس مقالہ میں ڈاکٹر سید خسرو حسینی نے بڑی اہم اور فکر انگیز بات یوں کہی تھی: "فن نعت میں کامیابی حاصل کرنا ہو تو شاعر کو چاہیے کہ خود کو عشق نبی ﷺ کی کسوٹی پر پرکھ لے۔" (بہ حوالہ: کتاب و رفعنا لک ذکرک۔ ڈاکٹر سید شاہ خسرو حسینی ص 61)

نعت شریف، پاکیزہ جذبہ، اور فکر و احساس کی تابناکی کا فن ہے۔ اس میں شاعر، عشق حضرت محمد ﷺ میں ڈوب جاتا ہے۔ ڈاکٹر خسرو حسینی کا مقالہ فن نعت کے کئی دریچے وا کرتا ہے۔ بہترین اور مدلل علمی انداز میں تحریر کردہ یہ مقالہ افکار کو انگیز کرتا ہے۔ یہی اس مقالے کی انفرادیت بھی ہے۔ کتاب کا دوسرا حصہ ڈاکٹر خسرو حسینی کی نعتیہ شاعری اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ آپ نے اردو، فارسی اور ہندی میں نعتیں کہی ہیں۔ ان کی یہ نعتیں نبی آخر الزماں، سرور کائنات محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ سے عشق و محبت کی سرشاری عطا کرتی ہیں۔ آپ نے مختلف انداز سے سیرت طیبہ کو سخنوری کی زبان میں پیش کیا ہے۔ آپ کے نعتیہ اشعار آب دار و تاب دار ہیں جو قلوب کو تجلی بخشتے ہیں۔

آپؐ سلطاں مرے میں گدا آپؐ کا
تجھ عطا ہوا تارا! سلامؐ علیک

جو عشق محمدؐ میں فانی دنیا کی نہ پرواہ کرتے ہیں
وہ اپنا نشیمن خلدِ بریں میں خوب بنایا کرتے ہیں

معجزہ قرآن کا اُمّی لقبیؐ آپ کا
آپؐ کے آگے سبھی کو بے زباں پایا ہوں میں

میرے منظوم تخیل پہ نکھار آپؐ سے ہے
میرے گیتوں کے ترنم میں سمانے والےؐ

وہی طٰہٰ وہی یٰسیں قرآں کامل محمدؐ ہے
ذرا ناداں سمجھ لوحِ قلم تو اک بہانہ ہے

ڈاکٹر سید شاہ خسرو حسینی علیہ الرحمہ کی نعت گوئی، فن نعت میں اپنا ایک الگ تھلگ معتبر و مسعود مقام رکھتی ہے۔ جس کی خوشبو دیر اور دور تک مشامِ جاں کو معطر کرتی رہے گی۔ ڈاکٹر سید شاہ خسرو حسینی کی تحاریر میں صدق مقال اور سحر حلال کا امتزاج ایسی ناقابل تردید حقیقت ہے جو اساطین دین و دانش سے بھی اپنا لوہا منوا لیتی ہے۔ فکرِ سلیم کا نور، ادب کی چاشنی، صداقت و استدلال آپ کی تحریروں کا امتیازی وصف ہیں۔ مذہب، اصلاح، ادب، تعلیم ایسا کون سا شعبہ ہے جسے آپ نے اپنی خدمات کے زریں نقوش سے مزین نہیں کیا۔ انگریزی زبان میں آپ کی دو قابل قدر تصانیف یادگار ہیں۔

- Syed Muhammad Al Hussaini Gesudiraz on Sufism (1983)
- Life, works & Teachings of Khwaja Bandanawaz Gesudaraz (1986)

یہ کتابیں حسن زبان و بیان اور تاثیر و دل کشی کی عمدہ مثال ہیں۔ ایک ایک لفظ اہلِ دل، اہل نظر کی بصیرت کو اور زیادہ ثروت مند بناتا ہے۔ آپ کی یہ گراں مایہ تصانیف، اہلِ علم کے حلقے میں سرمۂ نظر کا درجہ رکھتی ہیں۔ اسلوبِ سخن کے یہ تمام محاسن یقیناً آپ کے اخلاق کریمانہ اور اوصاف حکیمانہ کے پرتو ہیں۔ آقائے اُمّی لقبی ﷺ کے عشق نے آپ کے شعر و سخن کو وہ معیار بخشا ہے کہ اہل دِل کے حق میں نور آگہی اور حیرت و مسرت کا خزینہ ہے۔ حضرت خواجہ بندہ نواز علیہ الرحمہ کی معروف زمانہ تصنیف الملتقط کی بے حد دیدہ زیب شایان شان اشاعت حضرت خسرو حسینی علیہ الرحمہ کی یادگار زمانہ علمی خدمت ہے۔ تقریباً چھ سو برس قدیم اس علمی خزانے کو عام کرنے میں آپ نے جو ذاتی دل چسپی لی تھی، بلاشبہ قابل تقلید اور قابل فخر ہے۔ اس بیش بہا دینی علمی خدمت کو آپ کا شاہ کار کہا جا سکتا ہے۔ حضرت سید خسرو حسینی علیہ الرحمہ کی سرپرستی میں اردو کے موقر روزنامہ کے بی این ٹائمز گلبرگہ کا اجرا 12 نومبر 2007 (مطابق 30 شوال المکرم 1428ھ) کو ہوا تھا۔ کے بی این ٹائمز کا اجرا اردو صحافت کے فروغ میں ایک احسن اقدام ہے۔ اس اخبار نے تعصب اور جانب داری کے راستے پر نہیں بلکہ حق گوئی، انصاف پسندی، سیکولرزم اور مشترکہ کلچر کے پرچم کو بلند کیا ہے۔ گلبرگہ سے متعلق متحرک اور فعال عوام دوست شخصیت، الحاج سجاد حسین مانیال کی تنظیم مولانا ابو الکلام آزاد میموریل فورم گلبرگہ کی جانب سے کتاب ہندوستان کی جد و جہد آزادی میں مسلمانوں کا کردار (مرتب: ڈاکٹر غضنفر اقبال) شائع کی گئی تھی۔ 24 نومبر 2019 کو مذکورہ کتاب کا اجرا ڈاکٹر سید شاہ خسرو حسینی علیہ الرحمہ کے دست بابرکات سے ہوا تھا۔ بہمنی ایجوکیشنل اینڈ کلچرل اسوسی ایشن گلبرگہ کا سالانہ ترجمان گل و برگ (مدیر: ڈاکٹر غضنفر اقبال) کی خصوصی اشاعت گلبرگہ میں نعت نگاری کے زیر عنوان جنوری 2014 (مطابق ربیع الاول 1435ھ) کو منظر عام پر آئی تھی۔ اس کا انتساب ڈاکٹر سید خسرو حسینی علیہ الرحمہ کے نام معنون کیا گیا تھا۔

ڈاکٹر سید خسرو حسینی علیہ الرحمہ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی مقبولیت اور محبوبیت عطا فرمائی تھی۔ آپ اسلامی علوم و فنون کے ماہر عبقری انسان تھے۔ آپ عشق رسول ﷺ سے سرشار تھے۔ حیات کے آخری ایام میں صحت کی ناسازگی کے باوجود آپ نے اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ﷺ کی ذات گرامی قدر پر سراجاً منیراً (2024) تصنیف فرمائی۔ سیرت و تاریخ کے مصادر پر آپ کی گہری نظر تھی۔ آپ کی یہ تصنیفِ منیف، سیرت کی کتابوں میں منفرد کتاب شمار کی جائے گی۔ کتاب کے مطالعے سے حضور ﷺ کی محبت دل میں گھر کر جاتی ہے۔ آپ نے کتاب کو تین ابواب شریعت، طریقت اور حقیقت کے تناظر میں بہ طریق احسن تحریر فرمایا ہے۔ کتاب کے مطالعے سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ مصنف محترم کا علمی اور تحقیقی کردار بے مثال اور بے نظیر تھا۔ اسی لیے آپ نے اپنے اخلاص عمل، خلق حسن اور محققانہ بصیرت کو گراں مایہ بنایا ہے۔ کتاب سراجاً منیراً کا مندرجہ ذیل اقتباس ملاحظہ فرمائیں جس سے حضرت خسرو حسینی علیہ الرحمہ کے زریں نگار قلم کی روانی، فکر کی بلندی اور تحقیق و تصنیف کے اونچے معیار کا اندازہ ہوتا ہے:

'محمد ﷺ جو انسانِ کامل کی حیثیت رکھتے ہیں اسمائے تقدس کی کل تجلی میں جیسا کہ ذات قدسی ساری کائنات کو دیکھتی ہے۔ انسان کامل اللہ تعالیٰ کے لیے ایک واحد ذریعہ ہے جس سے وہ خود کے لیے ظاہر بھی ہوتا ہے اور جانا بھی جاتا ہے۔ انسانِ کامل وہ ازلی تخلیق ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سارے ایما و صفات کو ظاہر کیا جس کو فلسفی اصطلاح میں "عالم صغیر" کہتے ہیں۔' بہ حوالہ کتاب: سراجاً منیراً۔ حضرت سید شاہ خسرو حسینی۔ ص 230)

حضرت سید خسرو حسینی علیہ الرحمہ کے وصال با کمال کے بعد 14 دسمبر 2024 (11 جمادی الاخریٰ 1446ھ) کی شام، اس یادگار زمانہ علمی تصنیف کی رسم اجرا انجام پائی۔ صدر صوفیہ دیوڑھی گلبرگہ میں منعقدہ اس مبارک و مسعود اور یادگار تقریب میں ملک کے معروف ترین مشائخ عظام، علماء کرام، ماہرین علم تصوف، عمائدین ادب، مریدین و خلفا نے شرکت کی تھی۔ کتاب سراجاً منیراً پر اظہار خیال کرتے ہوئے مبصرین اور مقررین نے کتاب کو روح پرور قرار دیا تھا۔ یہ پُرنور پُر تقدس ماحول کی حامل وہ شام مدت مدید تک یاد رکھی جائے گی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے پیر خم خانہ چشت، معرفت آگاہ، پیر طریقت حضرت ڈاکٹر سید شاہ خسرو حسینی علیہ الرحمہ نے عالم جاودانی سے نظارہ کیا اور ارشاد فرمایا ہو:

زمیں روشن، سماء روشن جمالِ مصطفیٰؐ سے ہے
مرے سرکارؐ کے صدقے نگارا ہو تو ایسا ہو

ڈاکٹر سید شاہ خسرو حسینی کی روحانی شخصیت کا ہر پہلو دامن دل کھینچتا ہے۔ آپ نے اپنے اسلافِ کرام کی تمام تر عظیم و مبارک روایات کو نہ صرف برقرار رکھا بلکہ اس کے فروغ میں بھی ہمہ تن مصروف رہے۔ اُمتِ مسلمہ کے لیے دین اور دنیا میں کامیابی اور فلاح آپ کی شب و روز کی فکر اور جد و جہد و عمل کا ضابطہ ہے۔ آپ نے نہ صرف دینی اخلاقی تعلیمات کو عام کرنے میں بھرپور کردار ادا کیا بلکہ جدید زمانے کے تقاضوں کے مطابق امت مسلمہ کے ہونہاروں کو اعلیٰ تعلیم سے فیض یاب ہونے کا ہر ممکن ذریعہ مہیا کرنے کی کامیاب کوشش کی تھی۔ تحتانوی سطح سے لے کر جامعہ کی سطح تک، اعلیٰ تعلیم نیز تکنیکی تعلیم کے مواقع فراہم کیے تھے۔ بلاشبہ آج بھارت کے خانقاہی نظام سے متعلق شاید ہی کوئی ایسی شخصیت ہوگی جو اس باب میں ڈاکٹر خسرو حسینی علیہ الرحمہ کے مقابل پیش کی جا سکے۔ آپ نہ صرف دینی، مذہبی، صوفیانہ، روحانی راہ نما تھے بلکہ جدید زمانے کے تقاضوں کو سمجھنے والے ایک بے حد روشن خیال اور وسیع النظر ماہر تعلیم کے طور پر بھی ممتاز حیثیت کے حامل تھے۔ خواجہ ایجوکیشن سوسائٹی کے تحت کارکرد متعدد تعلیمی اداروں کا تحفظ اور ان کا فروغ ڈاکٹر سید خسرو حسینی کی خصوصی دلچسپی اور محنت و محبت کا ثبوت ہے۔ اس ضمن میں خواجہ بندہ نواز یونی ورسٹی کا قیام گل سرسبد کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ سب آپ کی خصوصی دلچسپی اور ذاتی نگرانی کا فیضان ہے۔ آپ نے ادارے کی عمارات کے معاملے میں بھی کسی قسم کا سمجھوتا نہیں کیا۔ ماہرین فن تعمیرات کی خدمات حاصل کیں۔ عمارات کی مضبوطی اور فن تعمیر کے حسن و جمال کا خاص خیال رکھا گیا۔ یونی ورسٹی کی عظیم الشان پرشکوہ عمارتیں ہند اسلامی فن تعمیر کا بہترین امتزاج ہیں۔ ان تعمیرات کو جدید ہند اسلامی فن تعمیر کا بہترین نمونہ کہا جا سکتا ہے۔ ان تعلیمی اداروں میں اساتذہ اور طلبہ کے لیے ہر ممکن سہولیات کی فراہمی اور درس و تدریس کا قابل رشک معیار اہل وطن کے لیے فخر کا باعث ہے۔ آپ کی اس روشن خیالی کا نتیجہ ہے کہ تعصب، الحاد اور دہریت کے اس دور میں گلبرگہ کا نام اور مقام یہاں کی انسان دوستی، یک جہتی اور بھائی چارے کی فضا ایک عالم کو ممتاز کرتا ہے۔

حضرت ڈاکٹر سید خسرو حسینی علیہ الرحمہ کے فرزندان گرامی قدر تقدیس مآب حضرت ڈاکٹر حافظ سید محمد علی الحسینی محمد اکبر محمد محمد الحسینی صاحب قبلہ، سجادہ نشین بارگاہ بندہ نوازؒ اور حضرت ڈاکٹر سید مصطفی الحسینی صاحب قبلہ، بندہ نوازی سلسلے کی تعلیمات کے امین اور وارث ہیں۔ اہل گلبرگہ خوش نصیب ہیں کہ اُن کو حضرت سید خسرو حسینی علیہ الرحمہ کا سایۂ عاطفت نصیب ہوا جو ایک زمانے کے بادشاہوں کے لیے بھی قابل رشک ہے۔ آپ کا وصال روحانی قیادت کا خاتمہ ہے۔ حضرت سید خسرو حسینی علیہ الرحمہ 6 نومبر 2024 (3 جمادی الاول 1446ھ) کو واصل بہ حق ہوئے۔ احاطہ بارگاہ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز علیہ الرحمہ میں آپ کی ابدی قیام گاہ زیارت گاہ عوام و خواص ہے۔ آپ کی حیاتِ مبارکہ بلا لحاظ مذہب و ملت، رنگ و نسل، ہر ایک دردمند دل پر نقش ہے۔ بہ قول علامہ اقبال:

اب تلک یاد ہے قوموں کو حکایت اُن کی
نقش ہے صفحۂ ہستی پہ صداقت اُن کی

❖ ❖ ❖

اے پی جے عبدالکلام کے یومِ پیدائش پر ''یومِ ترغیبِ مطالعہ'' منانے کی اپیل

کتابوں سے رشتہ مضبوط کریں، نئی نسل میں مطالعے کا ذوق پیدا کریں: سید حسین اختر

ممبئی: ۱۲/اکتوبر (نامہ نگار): مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی کے چیئرمین سید حسین اختر نے ریاست کے تمام تعلیمی اداروں کے سربراہان، صدر مدرسین اور اساتذہ سے اپیل کی ہے کہ ممتاز سائنس داں، سابق صدرِ جمہوریہ ہند اور نوجوانوں کے لیے مشعل راہ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کے یومِ پیدائش کے موقع پر تعلیمی اداروں میں ''یومِ ترغیبِ مطالعہ'' منایا جائے اور طلبہ و طالبات میں کتابوں سے محبت، مطالعے کی عادت اور علمی ذوق کو فروغ دینے کے لیے خصوصی سرگرمیوں کا اہتمام کیا جائے۔ سید حسین اختر نے کہا کہ مطالعہ محض معلومات حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں، بلکہ انسانی ذہن کی پوشیدہ صلاحیتوں کو بیدار کرنے، فکر کو وسعت دینے اور زندگی کو بہتر انداز میں سمجھنے کا ایک مؤثر وسیلہ ہے۔ ان کے بقول، ''مطالعہ انسان کے ذہن کی پرتوں کو کھولتا ہے، فکر کو دوام بخشتا ہے اور جینے کا ڈھنگ سکھاتا ہے۔'' انہوں نے کہا کہ موجودہ ڈیجیٹل دور میں موبائل فون اور سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے استعمال کے باعث نئی نسل میں کتابوں کے مطالعے کا رجحان متاثر ہو رہا ہے۔ ایسا نہیں کہ کتابیں لکھی یا پڑھی نہیں جا رہی ہیں، لیکن ماضی کے مقابلے میں مطالعے کی سنجیدہ عادت میں کمی محسوس کی جا رہی ہے۔ یہ صورتِ حال اس بات کی متقاضی ہے کہ والدین، اساتذہ اور تعلیمی ادارے مل کر بچوں میں کتابوں سے قربت پیدا کرنے کی منظم کوشش کریں۔ سید حسین اختر نے تاریخ کے علمی مراکز کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ سمرقند، قرطبہ اور اندلس جیسے مراکز نے علم و ادب کی ترویج میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ان مراکز کی علمی و تہذیبی روایت اس حقیقت کی گواہ ہے کہ کتاب اور مطالعہ کسی بھی معاشرے کی فکری ترقی، تہذیبی استحکام

اور علمی سربلندی میں بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کتاب انسان کو مثبت سوچ عطا کرتی ہے، اس کے شعور کو جِلا بخشتی ہے اور اسے زندگی کے مختلف پہلوؤں کو وسیع تناظر میں دیکھنے کا سلیقہ سکھاتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قرآن و حدیث کے علوم سے لے کر تاریخ، فلسفہ، سائنس، ادب اور سماجی علوم تک، کتابوں کا مطالعہ انسانی علم و شعور میں اضافے کا اہم ذریعہ ہے۔ سوشل میڈیا کی تیز رفتار دنیا میں بھی کتاب کی افادیت اور اہمیت کم نہیں ہو سکتی، کیونکہ سنجیدہ مطالعہ انسان میں غور و فکر، تحقیق، تجزیے اور درست نتائج اخذ کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ نئی نسل میں مطالعے کا ذوق پیدا کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے سید حسین اختر نے کہا کہ والدین اپنے بچوں کو کتابوں کے قریب لانے میں بنیادی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ گھروں میں مطالعے کے لیے سازگار ماحول پیدا کیا جائے، بچوں کو ان کی دلچسپی کے مطابق کتابیں فراہم کی جائیں اور انہیں

موبائل فون کے غیر ضروری استعمال سے بچاتے ہوئے مطالعے کی طرف راغب کیا جائے۔ اسی طرح اسکولوں، کالجوں اور مدارس میں کتاب میلوں، مطالعہ جاتی مقابلوں، کتابوں کے تعارف، تقریری سرگرمیوں اور ادبی نشستوں کا اہتمام کیا جانا چاہیے تاکہ طلبہ میں کتاب پڑھنے کا شوق پروان چڑھے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کی شخصیت نئی نسل کے لیے محنت، علم دوستی، بلند عزائم اور مسلسل سیکھنے کے جذبے کی روشن مثال ہے۔ ان کے یومِ پیدائش کو یومِ ترغیبِ مطالعہ کے طور پر منانے کا مقصد بھی یہی ہونا چاہیے کہ طلبہ محض امتحانات میں کامیابی تک اپنی تعلیم کو محدود نہ رکھیں، بلکہ کتابوں کے ذریعے اپنے علم میں اضافہ کریں، اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو نکھاریں اور ایک باشعور و ذمہ دار شہری بننے کی سمت قدم بڑھائیں۔ سید حسین اختر نے اس بات پر زور دیا کہ یومِ ترغیبِ مطالعہ کو محض رسمی تقریب تک محدود رکھنے کے بجائے اسے ایک تعمیری علمی تحریک کی شکل دی جائے، تاکہ طلبہ میں مطالعے کا شوق سال بھر برقرار رہے اور تعلیمی اداروں میں کتاب دوستی کی ایک مضبوط روایت قائم ہو۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر آج کی نسل کا کتابوں سے رشتہ کمزور پڑ گیا تو اس کے اثرات مستقبل کی فکری و علمی ترقی پر بھی مرتب ہوں گے۔ ان کے مطابق، علم میں اضافے، مثبت فکر کے فروغ اور معاشرے کی ذہنی و تہذیبی تعمیر کے لیے مطالعہ ناگزیر ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ کتاب کو دوبارہ ہماری روزمرہ زندگی کا حصہ بنایا جائے اور نئی نسل کو یہ احساس دلایا جائے کہ کتاب محض کاغذ کے اوراق کا مجموعہ نہیں، بلکہ علم، شعور، تجربے اور روشن مستقبل تک پہنچنے کا ایک معتبر وسیلہ ہے۔

گیانیش کمار سے سوال کرنے پر بی جے پی جواب دینے کیوں آتی ہے؟: ورشا گائیکواڑ

ممبئی: ۱۲/اکتوبر (پریس ریلیز): ممبئی کانگریس کی صدر اور رکن پارلیمنٹ ورشا گائیکواڑ نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار پر سخت تنقید کرتے ہوئے سوال کیا ہے کہ جب کانگریس پارٹی گیانیش کمار سے سوال کرتی ہے تو بی جے پی کے رہنما ان کے دفاع میں فوراً میدان میں کیوں اتر آتے ہیں؟ کیا بی جے پی الیکشن کمیشن کی وکیل ہے؟ بی جے پی اور گیانیش کمار کے درمیان آخر ''یہ رشتہ کیا کہلاتا ہے؟'' ورشا گائیکواڑ نے کہا کہ جمہوریت میں سوال اٹھانا اور احتجاج کرنا آئین کی جانب سے دیا گیا حق ہے، لیکن بی جے پی کو یہ بات کیوں ناگوار گزرتی ہے؟ انہوں نے الزام لگایا کہ کانگریس کی جانب سے سوال اٹھاتے ہی بی جے پی کے رہنما گیانیش کمار کے دفاع میں سامنے آ جاتے ہیں۔ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کی قیادت میں انڈیا اتحاد کی جانب سے سپریم کورٹ تک ایک بڑا مارچ نکالا گیا، جس میں ممبئی کانگریس کے قائدین، ارکان اسمبلی،

ارکان پارلیمنٹ اور دیگر عہدیداران نے شرکت کی۔ اس موقع پر رکن پارلیمنٹ ورشا گائیکواڑ نے کہا کہ جمہوری نظام میں انتخابات آزادانہ اور منصفانہ طریقے سے منعقد کرانا الیکشن کمیشن کی بنیادی ذمہ داری ہے، لیکن الیکشن کمشنر گیانیش کمار بی جے پی کے ایجنٹ کی طرح کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ووٹ چوری کے ذریعے بی جے پی کو فائدہ پہنچایا گیا اور موجودہ مودی حکومت ووٹ چوری کر کے اقتدار میں آئی ہے۔ ورشا گائیکواڑ نے کہا کہ کانگریس اس حکومت کو اقتدار سے

ہٹانے کے لیے جدوجہد کرے گی۔ مودی، امیت شاہ اور گیانیش کمار کو ان کے گناہوں کی سزا ملنی ہی چاہیے۔ ورشا گائیکواڑ نے مزید کہا کہ کانگریس نے ووٹ چوری کا معاملہ بارہا الیکشن کمیشن کے سامنے اٹھایا، لیکن وہاں سے کوئی اطمینان بخش جواب نہیں ملا۔ اسمبلی انتخابات سے قبل مبینہ طور پر بڑی تعداد میں فرضی ووٹروں کے نام شامل کیے گئے اور ووٹوں کی گنتی میں بھی گھپلے کیے گئے۔ اب ایس آئی آر (SIR) کے نام پر ملک کے 13 کروڑ شہریوں سے حق رائے دہی چھیننے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ان کے مطابق یہ سب گیانیش کمار کے من مانی طرزِ عمل کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ گیانیش کمار وزیر اعظم نریندر مودی کے مہرے ہیں اور ان کے اشاروں پر کام کر رہے ہیں۔ ورشا گائیکواڑ نے کہا کہ گیانیش کمار نے ملک سے غداری کا کام کیا ہے اور انہیں نیز دہلی میں بیٹھے ان کے ''آقاؤں'' کو اس کی قیمت چکانی پڑے گی۔

تیز رفتار موٹر سائیکل کی ٹکر سے دو نوجوان زخمی، ڈرائیور فرار

بھیونڈی: ۱۲/اکتوبر (نامہ نگار): بھیونڈی کے کامت گھر علاقے میں تیز رفتار موٹر سائیکل کی ٹکر سے پیدل جانے والے دو نوجوان زخمی ہوگئے۔ یہ حادثہ 11 اکتوبر 2026 کی رات تقریباً 10 بجے تاڈالی جکات ناکہ سے کامت گھر کی جانب جانے والی سڑک پر وِپل موبائل دکان کے سامنے پیش آیا۔ حادثے کے بعد موٹر سائیکل سوار موقع سے فرار ہوگیا۔ پولیس میں درج شکایت کے مطابق، شکایت کنندہ اجے کمار راکیش چوہان (25) اپنے دوستوں دیپک، پارس اور دھرمیندر کے ساتھ کام سے واپس آتے ہوئے پیدل جا رہے تھے۔ اسی دوران کامت گھر کی جانب سے آنے والی بجاج پلسر این ایس 200 موٹر سائیکل (NA 6352MH 04) کے نامعلوم سوار نے مبینہ طور پر تیز رفتاری اور لاپروائی سے گاڑی چلاتے ہوئے اجے کمار کو ٹکر ماردی۔ حادثے میں اجے کمار کی بائیں ٹانگ میں گھٹنے کے نیچے فریکچر ہوگیا، جبکہ ان کے دوست پارس چوہان کے دائیں پاؤں میں چوٹ آئی۔ شکایت کی بنیاد پر بھیونڈی شہر پولیس نے نامعلوم موٹر سائیکل سوار کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات 281، 125 (اے)، 125 (بی) اور موٹر وہیکل ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس سب انسپکٹر نانا لانڈگے معاملے کی تحقیقات کر رہے ہیں اور فرار سوار کی تلاش جاری ہے۔

مرکزی تعلیمی بورڈ ممبرا کی جانب سے اساتذہ کا تہنیتی پروگرام

ممبرا: ۱۲/اکتوبر (راست): مرکزی تعلیمی بورڈ (MTB) ممبرا کی جانب سے مسجد اقصیٰ، تنور نگر میں اساتذہ کا تہنیتی پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام کا مقصد تدریسی خدمات انجام دینے والے اساتذہ کی حوصلہ افزائی اور ان کی خدمات کا اعتراف کرنا تھا۔ پروگرام کا آغاز شمس القمر سر کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جبکہ نظامت کے فرائض انصاری نعیم نے انجام دیے۔ پروگرام میں ڈاکٹر اسداللہ خان سر، اعجاز ماپاری صاحب، محمد عبدالرشید صاحب، سید زاہد علی، انصار شیخ سر اور الیاس خان سر بطور مہمان شریک ہوئے۔ پروگرام کے تحت مختلف پرائیویٹ اسکولوں میں تدریسی خدمات انجام دینے والے اساتذہ میں سے ہر اسکول کے ایک استاد کا انتخاب کر کے مجموعی طور پر ۲۰ اساتذہ کی تہنیت کی گئی۔ اس موقع پر اساتذہ کی تعلیمی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ یہ پروگرام اساتذہ کے تئیں اظہارِ تشکر اور ان کی گراں قدر تعلیمی خدمات کے اعتراف کی ایک اہم کوشش ثابت ہوا۔ پروگرام کو کامیاب بنانے میں مقامی سیکریٹری محمد اسلم سر کے ساتھ انصار شیخ سر، اظہر سر، جنید سر اور زیب النساء مس نے کوشش کی۔

اردھاپور میں گڈلک فیملی ریسٹورنٹ کا شاندار افتتاح

اردھاپور: ۱۲/اکتوبر (راست): ناندیڑ۔ہنگولی روڈ پر اردھاپور بائی پاس پر گڈ لک فیملی ریسٹورنٹ کا شاندار افتتاح مفتی فرقان خان کے ہاتھوں ربن کاٹ کر عمل میں آیا۔ اس موقع پر ریسٹورنٹ کی کامیابی اور کاروبار میں برکت کے لیے دعا فرمائی۔ ریسٹورنٹ کے مالک اشفاق خان پٹھان اور ان کے فرزندان عزیر خان، زبیر خان اور عامر خان کو افتتاح کے موقع پر سیاسی، سماجی اور مذہبی شخصیات سمیت مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے مبارکباد پیش کی۔ مہمانوں کا استقبال اشفاق

خان پٹھان اور ان کے فرزندان نے گلپوشی کے ذریعے کیا۔ گڈ لک فیملی ریسٹورنٹ میں سبزی خور اور گوشت خور کھانوں کی مختلف اقسام دستیاب ہوں گی۔ سبزی خور کھانوں میں ویج بریانی، زیرہ رائس، دال تڑکا اور دال فرائی شامل ہیں، جبکہ گوشت خور کھانوں میں چکن اسپیشل، چکن ہانڈی، چکن مسالہ، چکن کڑاہی، چکن لالی پاپ اور چکن دم بریانی پیش کی جائے گی۔ اسی طرح مٹن کے شوقین افراد کے لیے مٹن ہانڈی، مٹن کڑاہی، مٹن مسالہ، مٹن قورمہ، مٹن بریانی اور مٹن فرائی جیسے لذیذ پکوان بھی دستیاب رہیں گے۔ اس کے علاوہ تندوری روٹی، چپاتی اور ٹھنڈے مشروبات کی سہولت بھی فراہم کی جائے گی۔ گڈ لک فیملی ریسٹورنٹ کے آغاز سے اردھاپور اور اطراف کے شہریوں کو ایک ہی مقام پر مختلف اقسام کے سبزی خور اور گوشت خور کھانوں سے لطف اندوز ہونے کا موقع میسر آئے گا۔

خاتون سے مبینہ چھیڑ چھاڑ، دو بھائیوں کے خلاف مقدمہ

بھیونڈی: ۱۲/اکتوبر (نامہ نگار): بھیونڈی کے گایتری نگر علاقے میں گھر میں حصے داری کے تنازع کے دوران ایک 24 سالہ خاتون سے مبینہ چھیڑ چھاڑ، مارپیٹ اور نازیبا حرکت کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ خاتون کی شکایت پر شانتی نگر پولیس نے الطاف انصاری اور میتاب انصاری کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس کے مطابق، دونوں ملزمین تاحال گرفتار نہیں ہوئے ہیں۔ پولیس میں درج شکایت کے مطابق، یہ واقعہ 12 اکتوبر 2026 کی رات تقریباً 3 بجے بابا ہوٹل او چشتیہ مسجد کے قریب پیش آیا۔ خاتون کا الزام ہے کہ گھر میں حصے داری کے معاملے پر تنازع کے دوران اس کے بھائی ناصر انصاری نے اس کے ساتھ گالی گلوج اور مارپیٹ کی۔ اس کے بعد خاتون شانتی نگر پولیس تھانے میں شکایت درج کرا کر گھر واپس آگئی۔ خاتون نے الزام لگایا کہ گھر کے سامنے والی گلی میں رہنے والے الطاف انصاری اور میتاب انصاری اس کے پاس آئے اور تقریباً چھ ماہ قبل اس کے شوہر کے ساتھ ہوئی مارپیٹ کا ذکر کرتے ہوئے اس سے تنازع کرنے لگے۔ شکایت کے مطابق، الطاف نے مبینہ طور پر خاتون کے ساتھ نازیبا حرکت کرتے ہوئے اس کے کپڑے پھاڑ دیے، جبکہ میتاب نے اس کے ہاتھ پکڑ رکھے تھے۔

''جلگاؤں میں خواتین کی انٹلیکچول میٹ؛ پیشہ ورانہ، سماجی اور دینی ذمہ داریوں پر تبادلۂ خیال، حلقۂ خواتین جماعت اسلامی ہند کی کاوش''

جلگاؤں: ۱۲/اکتوبر (عقیل خان بیاولی): حلقۂ خواتین جماعت اسلامی ہند، جلگاؤں کے زیرِ اہتمام اتوار، 11 اکتوبر کو ملت ہائی اسکول، مہرون میں ''قوموں کی عظمت تم سے ہے'' کے عنوان سے خواتین کی انٹلیکچول میٹ منعقد ہوئی۔ اس نشست میں شہر کی تقریباً 100 اعلیٰ تعلیم یافتہ اور مختلف پیشہ ورانہ شعبوں سے وابستہ خواتین نے شرکت کی۔ اس پروگرام میں خواتین کو درپیش مسائل اور ان کی پیشہ ورانہ، سماجی اور دینی ذمہ داریوں کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی گئی۔ نظامت عائشہ توصیف نے کی، جب کہ الماس آصف نے تذکیر بالقرآن پیش کی اور عمارہ تسنیم نے افتتاحی کلمات ادا کیے۔ مذاکرے میں خانگی مسائل، صحت و تندرستی، جائے کار پر پیش آنے والی مشکلات اور دینی ذمہ داریوں کی ادائیگی جیسے موضوعات زیرِ بحث آئے۔ نیلوفر اقبال نے ان مسائل کے مختلف پہلوؤں پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے عملی رہنمائی پیش کی۔ انہوں نے عہدِ اوّل سے عصرِ حاضر تک مسلم خواتین کی نمایاں خدمات کا تذکرہ کیا اور دینی و سماجی سرگرمیوں میں خواتین کی شرکت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ گروپ ڈسکشن کے دوران معلمات، ڈاکٹرز اور دیگر پیشہ ورانہ شعبوں سے وابستہ خواتین نے اپنے تجربات کی روشنی میں سماجی مسائل اور معاشرے کے تئیں اپنی ذمہ داریوں پر تبادلۂ خیال کیا۔ گفتگو میں اس امر پر توجہ مرکوز رہی کہ پیشہ ورانہ مصروفیات کے ساتھ خاندانی، سماجی اور دینی ذمہ داریوں کے درمیان کس طرح توازن قائم کیا جا سکتا ہے۔ اختتامی اجلاس میں امیر مقامی جماعت اسلامی ہند، جلگاؤں، عبداللہ شیخ نے صدارتی خطاب کیا۔ قرآنِ مجید کی آیات کے حوالے سے انہوں نے ذاتی اصلاح، دینی ذمہ داریوں کی ادائیگی اور معاشرتی تعمیر میں خواتین کے کردار پر اظہارِ خیال کیا۔ انہوں نے خواتین کو اپنی صلاحیتوں سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے انفرادی اور اجتماعی زندگی میں مثبت کردار ادا کرنے کی ترغیب دی۔ پروگرام کے اختتام پر شرکاء نے نشست کو مفید قرار دیا اور اس نوعیت کے علمی و فکری پروگراموں کے تسلسل کی ضرورت پر زور دیا۔

اورنگ آباد گریجویٹ حلقہ انتخاب 2026: آزاد امیدوار انجینئر عقیل احمد پرتور و منٹھا تعلقوں میں جنگی دورہ

جالنہ: ۱۲/اکتوبر (نامہ نگار): مسلم ووٹرس کا ہر انتخاب میں صرف استعمال کیا گیا۔ بات یہی نہیں تھمی سیاسی مکاروں نے ووٹ حاصل کرنے کے بعد ووٹرس کا بڑا استحصال بھی کیا ہے... ان سے کئے گئے وعدوں کو فراموش کر دیا گیا.. اس طرح کا اظہار خیال اورنگ آباد گریجویٹ حلقہ انتخاب 2026 آزاد امیدوار انجینئر عقیل احمد نے پرتور و منٹھا تعلقوں میں جنگی دورہ کر کے گریجویٹ رائے دہندگان سے اپنی مخاطبت میں کہا.. پرتور تعلقہ میں مسلم رائے دہندگان سے انفرادی ملاقاتیں کی گئی اور گریجویٹ حلقہ میں مسلم نمائندگی کے لے رائے ہموار کی گئی.. انجینئر عقیل احمد نے پرتور میں بیدار اور غیور رائے دہندگان جن میں ڈاکٹر، معلمین، انجینئر، کنٹریکٹر سے ملاقاتیں کی وہی تعلیمی بیروزگار نوجوانوں سے انھوں نے خاص ملاقاتیں کر کے انھیں تیقن دلایا کہ انکے لے خصوصی طور آواز کو بلند کی جائے گی۔ وہی انجینئر عقیل احمد کا قافلہ منٹھا تعلقہ پہنچا جہاں شیواجی چوک پر ان کا زبردست خیر مقدم کیا گیا.. موجود افراد و رائے دہندگان نے انکا پرتپاک استقبال کیا.. تعلقہ منٹھا میں بڑی تعداد میں مسلم گریجویٹ رائے دہندگان موجود ہیں جو اعلیٰ تعلیم کی حصولیابی کے بعد بھی بیروزگاری کی مار سہہ رہے ہیں.. انھوں نے اس موقع پر انجینئر عقیل احمد سے خصوصی ملاقات کر کے اپنی تکالیف کا اظہار کیا.. وہی منٹھا کے دکانداروں و تاجر طبقہ نے بھی انکا شاندار استقبال کیا.. مزید انجینئر عقیل احمد کہا کہ لگاتار ہم نے تین مرتبہ ستیش چوہان کو منتخب کر کے بھیجا لیکن ان اٹھارہ سالوں میں وہ دوبارہ کبھی ان اضلاع میں نہیں پہنچ پائے.. کچھ ضمیر فروش افراد آج بھی انکی تائید میں صف آرا ہے اور چند سکوں کی خاطر عظیم ملت کو حقیر مقام تک پہچانے کی تگ و دو میں مصروف ہے ایسے فنکاروں کو سبق سکھانے کا سنہری موقع آچکا ہے.. مقامی ذمہ دار کے شکریہ پر یہ دورہ مکمل ہوا...

شہر اورنگ آباد کی سرزمین پر منعقدہ عالمی مشاعرہ کے کامیاب اختتام کے بعد شاعر عطا حیدرآبادی اور محترمہ ولا جمال العسیلی (مصر) دیکھے جاسکتے ہیں۔

जा.क्रं.नावाशमनपा/क्षे.का.01/नापवि/303 /2026

नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका,नांदेड

दिनांक:- 15-9-2026

जाहीर प्रगटन

संचिका क्रं. NT/01/14868/क्षे.का.क्रं.1 तरोडा-सांगवी

प्रकरण:- नाव परिवर्तन करणे बाबत.

या जाहीर प्रगटनाच्या आधारे सर्व जनतेस कळविण्यात येते श्री/सौ दुलबा गणपती हुरदुके रा. तरोडा खु. नांदेड या कार्यालयात अर्ज सादर केला आहे की, ता.नि.भु.अ. पत्र क्रं. 1051/09 दि.30/10/2009 तरोडा खु. गट नं. 339 पैकी प्लॉट क्रं. 21 पिन क्र. 4061300922 श्री/सौ. बळवंत मधुकरराव पत्की यांच्या नावे असलेली मालमत्ता यांचेकडुन अर्ज खरेदीखत क्रं. 1134 दि.03.02.2021 च्या आधारे विकत घेतली आहे / वारसा हक्क प्राप्त झालेली आहे. तरी त्यांचे नांवे कर आ-कारणी नोंद वहीत घेण्यासाठी जाहिरप्रगटन देण्यात येत आहे.

तरी या संबंधात कोणास काही आक्षेप असल्यास त्यांनी हे पत्र क प्रसिध्द झाल्याच्या तारखेपासून (15) दिवसाच्या आत या कार्यालयात आपला लेखी आक्षेप पुराव्यासहीत दाखल करावा. अन्यथा अवधी संपल्यानंतर अर्जदाराच्या नांवे वरील प्रमाणे मालमत्ता नोंदविण्यात येईल.

चतु:सिमा :-

पुर्व	:	प्लॉट क्रं. 22 आहे.
पश्चिम	:	प्लॉट क्रं. 20 आहे.
दक्षीण	:	20 फुट रुंद रस्ता आहे.
उत्तर	:	गट नं. 340 आहे.

सहाय्यक आयुक्त

क्षे.का.क्रं.01 तरोडा सांगवी,

नांदेड वाघाळा शहर महानगरलिका,नांदेड

بشیر، بشر اور قمر' کے عنوان سے عظیم الشان شبِ غزل کا انعقاد

اردو غزل کے درخشاں ستاروں کو خراجِ عقیدت پیش کرنا ہماری ادبی ذمہ داری ہے: سید حسین اختر

اورنگ آباد: ۱۲/اکتوبر (نامہ نگار) حنا ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر سوسائٹی اور مطلع ادب فاؤنڈیشن کے اشتراک سے ونچسٹر انٹرنیشنل انگلش اسکول کے تعاون سے ''غزل کا سنگار...... بشیر، بشر اور قمر'' کے عنوان سے ایک عظیم الشان ادبی و ثقافتی تقریب اور شبِ غزل کا انعقاد عمل میں آیا۔ یہ محفل اردو غزل کے تین ممتاز شعرا بشیر بدر، بشر نواز اور قمر اقبال کی ادبی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے منعقد کی گئی، جس میں اہلِ علم و ادب نے اردو غزل کی روایت، اس کے فکری و فنی محاسن اور اس کی تہذیبی اہمیت کو اجاگر کیا۔ تقریب کی صدارت جناب سید حسین اختر، چیئرمین مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکیڈمی نے کی۔ محفل کا بنیادی مقصد اردو غزل کے ان تین معتبر ناموں کو یاد کرنا تھا جنہوں نے اپنے منفرد شعری اسلوب، فکری گہرائی اور تخلیقی انفرادیت سے اردو شاعری کے دامن کو مالا مال کیا۔ بشیر بدر، بشر نواز اور قمر اقبال کی شعری خدمات کے اعتراف میں منعقدہ اس تقریب نے سامعین کو اردو غزل کی دل کش روایت سے جوڑنے کے ساتھ نئی نسل میں ادبی ذوق کے فروغ کا پیغام بھی دیا۔ اس ادبی تقریب کا ایک اہم اور قابلِ ذکر حصہ ''محبِ اردو ایوارڈ'' کی تقسیم تھا۔ یہ اعزاز ان دس شخصیات کو پیش کیا گیا جن کی مادری زبان اردو نہیں ہے، لیکن اس کے باوجود انہوں نے اردو زبان سے اپنی محبت کا عملی ثبوت دیتے ہوئے اس کی خدمت اور ترویج میں اپنا کردار ادا کیا۔ اس اقدام کے ذریعے زبانوں کے درمیان محبت، باہمی احترام اور تہذیبی ہم آہنگی کے پیغام کو نمایاں کیا گیا۔ شرکائے محفل نے اسے اردو کے فروغ کے لیے ایک مثبت اور حوصلہ افزا اقدام قرار دیا۔ صدارتی خطاب میں جناب سید حسین اختر نے اردو غزل کی ادبی اہمیت اور اورنگ آباد کی شعری روایت پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ اورنگ آباد ہمیشہ سے اردو غزل کے حوالے سے ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔ اس سرزمین نے ایسے باصلاحیت شعرا پیدا کیے جنہوں نے اپنی تخلیقات کے ذریعے نہ صرف شہر بلکہ اردو زبان کا نام بھی ملک و بیرونِ ملک روشن کیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو کے ان درخشاں ادبی ستاروں کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا ایک مؤثر طریقہ یہ ہے کہ ان کی تخلیقات کو یاد کیا جائے، انہیں پڑھا جائے اور ان کے کلام کو نئی نسل تک پہنچایا جائے۔ اسی مقصد کے تحت ڈاکٹر دوست محمد خان نے اپنی آواز میں منتخب غزلیں پیش کر کے سامعین کو محظوظ کیا۔ ان کی مترنم آواز اور دل نشیں اندازِ پیشکش نے محفل کو ایک خاص کیفیت عطا کی۔ حسین اختر نے مزید کہا کہ زندگی کی مصروفیات کے درمیان روح و قلب کی تازگی اور ادبی ذوق کی آبیاری کے لیے وقتاً فوقتاً ایسی شبِ غزل کی محفلیں منعقد ہونی چاہئیں۔ ان کے مطابق یہ تقریبات نہ صرف شعری روایت کو زندہ رکھتی ہیں بلکہ زبان و ادب سے وابستہ افراد کو ایک دوسرے کے قریب لانے اور نئی نسل کو اردو کے ادبی سرمائے سے روشناس کرانے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ تقریب کا اختتام ایک دل کش اور مسحور کن شبِ غزل پر ہوا، جس کی نظامت محترمہ کویتا وٹنی نے انجام دی۔ غزلوں کی مترنم پیشکش، شعری احساسات کی رنگارنگی اور اردو زبان کی شیرینی نے محفل کو یادگار بنا دیا۔ اس ادبی شام نے ایک مرتبہ پھر اس حقیقت کو اجاگر کیا کہ اردو غزل محض اظہارِ جذبات کا وسیلہ نہیں، بلکہ تہذیب، احساس، انسانی رشتوں اور مشترکہ ثقافتی ورثے کی ترجمان بھی ہے۔ مجموعی طور پر ''غزل کا سنگار......بشیر، بشر اور قمر'' اردو کے نامور شعرا کو یاد کرنے، اردو دوست شخصیات کی خدمات کا اعتراف کرنے اور شہر کی ادبی روایت کو نئی توانائی دینے کی ایک بامقصد کاوش ثابت ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مولیہ وردھن: اقدار کی تعلیم کے فروغ کی سمت ایک بامقصد پیش رفت

پونہ: ۱۲/اکتوبر (راست) تعلیم محض حصولِ علم کا نام نہیں، بلکہ کردار سازی، تعمیرِ سیرت اور نسلِ نو کے اذہان و قلوب میں اخلاقی اقدار کی آبیاری کا نام بھی ہے۔ اسی فکرِ صالح اور مقصدِ بلند کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت (SCERT)، مہاراشٹر کے زیرِ اہتمام اور شانتی لال متھا فاؤنڈیشن کے اشتراک سے بی جے ایس کالج، واگھولی، پونے میں 'مولیہ وردھن' کے تحت اقدار کی تعلیم کے فروغ سے متعلق ریاستی سطح کی 5 تا 9 ستمبر 2026 پانچ روزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس تربیتی پروگرام کا افتتاح آنجناب ڈاکٹر پربھاکر شر ساگر صاحب (ڈپٹی ڈائریکٹر سمتا وبھاگ SCERT PUNE) کی صدارت میں عمل میں آیا، جس میں ڈاکٹر ورشا رانی بھوپڑے میڈم صاحبہ (سمتا وبھاگ scrt) شانتی لال متھا فاؤنڈیشن کے فعال رکن وینکٹ سر، ایس سی ای آر ٹی کے شعبۂ اردو کے کو-آرڈینیٹر عالی جناب توصیف پرویز صاحب اور فاؤنڈیشن کی ماسٹر ٹرینر محترمہ مینل دش پُترے صاحبہ کی موجودگی نے تقریب کو وقار بخشا۔ افتتاحی نشست میں ڈاکٹر پربھاکر شیر ساگر صاحب اور ڈاکٹر ورشا رانی بھوپڑے میڈم نے نئی تعلیمی پالیسی، قومی نصابی خاکے اور ریاستی نصابی خاکے میں اقدار کی تعلیم کو حاصل اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے واضح کیا کہ تعلیم کا حقیقی مقصد صرف تعلیمی استعداد میں اضافہ نہیں، بلکہ طلبہ میں دیانت، احترام، رواداری، ذمہ داری اور احساسِ فرض جیسی اعلیٰ صفات کو پروان چڑھانا بھی ہے۔ ایس سی آر ٹی پونے شعبۂ اردو کے متحرک کو آرڈینیٹر جناب توصیف پرویز صاحب نے تربیت کے اغراض و مقاصد کو جامع انداز میں پیش کرتے ہوئے شرکائے ورکشاپ کو احساس دلایا کہ اساتذہ ہی وہ معمار ہیں جن کے دستِ ہنر سے ایک صالح، باکردار اور ذمہ دار معاشرے کی تشکیل ممکن ہے۔ اس افتتاحی سیشن میں جملہ افسران نے خصوصی طور پر ناندیڑ سے تعلق رکھنے والی علمی و ادبی بزرگوار شخصیت محترم ملک نظامی سر صاحب (موظف) کی جانب سے ریاست بھر کے اردو طلبہ اور اساتذہ کے لیے تربیتی مراٹھی مینولز کا انتہائی قلیل عرصہ میں اردو ترجمہ کیا، ملک نظامی صاحب کی ان مہکتی ہوئی علمی خدمات کی جملہ مسند نشین شخصیات نے دل کھول کر پذیرائی کیں اور شکر گزاری و دعاؤں کے گلدستے پیش کرتے ہوئے آپکی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ آج کے پُرآشوب دور میں جب اخلاقی انحطاط، عدم برداشت، بڑوں کے احترام میں کمی اور مختلف سماجی برائیاں ہمارے معاشرے کے لیے لمحۂ فکریہ بنی ہوئی ہیں، تو اقدار کی تعلیم کی اہمیت دوچند ہو جاتی ہے۔ اسی ضرورت کے پیشِ نظر ریاست کے مختلف اضلاع سے منتخب کیے گئے 32 اردو میڈیم اساتذہ و ماسٹر ریسورس پرسنز (MRPs) کو پانچ روزہ Training of ToT Trainers) میں شریک کیا گیا، تاکہ وہ اپنے علم و تجربے کی روشنی سے مزید اساتذہ کی تربیت کرتے ہوئے اس پیغام کو گھر گھر اور درس گاہ درس گاہ پہنچا سکیں۔ ورکشاپ کے ابتدائی دو روز شانتی لال متھا فاؤنڈیشن کے ماسٹر ٹرینرز نے شرکاء کو مختلف تربیتی سرگرمیوں، عملی مشقوں اور مؤثر تدریسی طریقوں سے روشناس کرایا۔ بعد کے تین دن شرکاء کی صلاحیتوں کے اظہار، گروپ ورک اور پریزنٹیشن کے لیے مختص رہے، جہاں اساتذہ نے حاصل شدہ تربیت کو عملی جامہ پہناتے ہوئے اپنے فہم، تخلیقی صلاحیتوں اور تدریسی مہارتوں کا مظاہرہ کیا۔ یوں یہ نشستیں محض معلومات کی ترسیل تک محدود نہ رہیں، بلکہ تجربات کے تبادلے اور باہمی استفادے کا ایک مؤثر ذریعہ بنیں۔

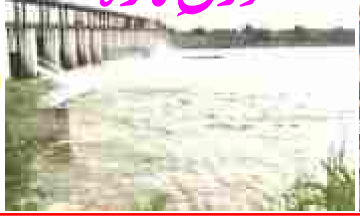

امیدوار الیکشن کمیشن کی ہدایات پر سختی سے عمل کریں

ڈویژنل کمشنر جی شری کانت کا اورنگ آباد گریجویٹ حلقہ انتخاب کے امیدواروں کے اجلاس سے خطاب

اورنگ آباد: ۱۲/اکتوبر (نامہ نگار): چھترپتی سمبھاجی نگر میں اورنگ آباد ڈویژن گریجویٹ حلقہ انتخاب کا الیکشن لڑنے والے تمام امیدواروں کی ایک اہم میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے ریٹرننگ افسر اور ڈویژنل کمشنر جی شری کانت نے امیدواروں پر زور دیا ہے کہ وہ الیکشن کمیشن کی جانب سے جاری کردہ تمام ہدایات پر سختی سے عمل کریں اور رائے دہندگان میں ووٹنگ کے حوالے سے بیداری پیدا کرنے کے لیے آگے آئیں۔ اس اجلاس میں جوائنٹ کمشنرز پرتاپ کالے، منجوشا مسکر، دیویداس ٹیکالے اور امیدواروں کی موجودگی میں انتخابی عمل کو شفاف، بلاتعطل اور قواعد کے عین مطابق مکمل کرنے کے حوالے سے ضروری ہدایات جاری کی گئیں، جبکہ ڈویژنل کمشنر نے واضح کیا کہ کسی بھی شکایت کی صورت میں متعلقہ ضلع کلکٹر سے رجوع کیا جائے۔ تفصیلات کے مطابق، اس حلقے میں کل ۳ لاکھ ۲۶ ہزار ۱۰۷ ووٹرز ہیں جن کے لیے ۸۴۲ پولنگ اسٹیشنز قائم کیے گئے ہیں اور انتخابی عمل کی تکمیل کے لیے تقریباً ۳۵۰۰ افسران کی تعیناتی عمل میں لائی گئی ہے۔ ڈویژنل کمشنر نے امیدواروں اور ان کے مجاز نمائندوں کو سخت تاکید کی کہ وہ ضروری دستاویزات اور اپ ڈیٹ شدہ شناختی کارڈز اپنے پاس رکھیں کیونکہ ان کے بغیر پولنگ اسٹیشن میں داخلے کی قطعی اجازت نہیں ہوگی، نیز پولنگ مراکز کے اندر موبائل فون اور دیگر الیکٹرانک آلات لے جانا بھی سختی سے ممنوع ہوگا۔ انہوں نے وارننگ دی کہ پولنگ کے عمل میں کسی بھی قسم کی مداخلت ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی اور قواعد کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ مزید برآں، انہوں نے ہدایت دی کہ ووٹنگ شروع ہونے سے ٹھیک ۴۸ گھنٹے قبل ہر قسم کی انتخابی مہم مکمل طور پر بند کر دی جائے، جس کے دوران جلسوں، آن لائن تشہیر اور ووٹرز پر اثر انداز ہونے والی کسی بھی سرگرمی کی اجازت نہیں ہوگی۔ امیدواروں کو انتخابی مہم میں استعمال ہونے والی گاڑیوں کے لیے متعلقہ ضلع کلکٹریا مقامی انتظامیہ سے پیشگی اجازت نامہ حاصل کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے، جبکہ چھپے ہوئے تشہیری مواد پر پرنٹر اور پبلشر کا نام و پتہ درج ہونا ضروری ہے۔ ڈویژنل کمشنر نے واضح کیا کہ ذات، مذہب، زبان یا جنس کی بنیاد پر ووٹرز میں تفریق پیدا کرنے والی مہم، انہیں لالچ دینے، مذہبی مقامات پر تشہیر کرنے، ووٹنگ کی رازداری کو نقصان پہنچانے یا پولنگ اسٹیشن کے قریب تشہیری سرگرمیاں چلانے پر سخت پابندی عائد ہے اور کسی بھی بوگس ووٹنگ کی اطلاع فوری طور پر الیکشن افسران کو دی جائے۔ امیدواروں کی سہولت کے لیے ڈویژنل کمشنر آفس اور مراٹھواڑہ ڈویژن کے تمام کلکٹر دفاتر میں الگ الگ سیل قائم کیے گئے ہیں جہاں سے انہیں انتخابی عمل کی تمام سہولیات اور رہنمائی فراہم کی جائے گی، جبکہ اخبارات اور ٹی وی وغیرہ پر اشتہارات کی اشاعت کے لیے میڈیا مانیٹرنگ اور سرٹیفکیشن سینٹر سے پیشگی منظوری حاصل کرنا اور آٹھوں اضلاع کے کلکٹرز سے مطلوبہ اجازت نامے لینا بھی لازمی قرار دیا گیا ہے۔ میٹنگ میں بتایا گیا کہ ووٹوں کی گنتی کے عمل کی تفصیلی تربیت کے لیے ۱۵ اکتوبر کو وندے ماترم ہال میں ایک پروگرام منعقد کیا جائے گا؛ نیز امیدواروں کو گنتی شروع ہونے سے تین یا چار دن قبل اپنے نمائندوں کی فہرست کلکٹر آفس میں جمع کرانی ہوگی۔ ووٹوں کی گنتی کے لیے کل ۷۱ ٹیبلز لگائے جائیں گے (۷۰ عام ووٹوں کے لیے اور ایک پوسٹل بیلٹ کے لیے)، اور ہر امیدوار ہر ٹیبل کے لیے ایک نمائندہ (مجموعی طور پر ۷۱ نمائندے) مقرر کر سکے گا، جس کے لیے انہیں الیکشن کمیشن کے فارمیٹ پر درخواست دے کر شناختی کارڈ حاصل کرنا ہوگا۔ مزید یہ کہ، اگر کسی بھی امیدوار کو گنتی کے دوران مطلوبہ ووٹ حاصل نہ ہو سکے، تو سب سے کم ووٹ حاصل کرنے والے امیدوار کو مقابلے سے خارج کر کے اس کے بیلٹ پیپرز پر درج اگلی ترجیح (Next Preference) کے مطابق ووٹوں کی منتقلی کا عمل انجام دیا جائے گا۔ اجلاس کے اختتام پر جوائنٹ کمشنرز پرتاپ کالے اور منجوشا مسکر نے انتخابی عمل، ضابطہ اخلاق کی پاسداری، پولنگ ایجنٹس کی تقرری، تشہیری مواد کی چھپائی کے قواعد اور پولنگ کے دن کے قوانین کے حوالے سے تفصیلی معلومات فراہم کیں۔

آج یکم جمادی الاول، مجلس رویت ہلال کا اعلان

ناندیڑ: ۱۲/اکتوبر (راست) مجلس رویت ہلال ناندیڑ ماہ جماد الاول کا چاند نظر آ گیا۔ آج بروز پیر 29 ربیع ثانی 12 اکتوبر 2026 کو حضرت اراکین مجلس رویت ہلال نے حسب معمول چاند دیکھنے کا اہتمام کیا۔ الحمدللہ عمومی رویت ہوئی اس لیے اعلان کیا جاتا ہے کہ منگل 13 اکتوبر 2026 کو یکم جمادی الاول ہوگی انشاءاللہ۔ شرکائے مجلس صدر مجلس رویت ہلال ناندیڑ حضرت مولانا مفتی وقایت اللہ صاحب قاسمی مفتی ظہیر الدین صاحب قاسمی مولانا رشید احمد قاسمی مولانا عبدالرحمن قاسمی مفتی خالد شاکر قاسمی مفتی محبوب احسن قاسمی مفتی عبدالرزاق مظاہری مفتی سلیمان رحمانی مولانا محمد سرور قاسمی مولانا ابرار اشرفی حافظ محمد ہارون نقشبندی مجددی قاضی تسنیم احمد فاروقی قاضی صادق محی الدین مولانا اظہر اشاعتی حافظ محمد رفیق مولانا سید آصف ندوی عبدالقوی انصاری مولانا شیخ بدرالدین صاحب قاسمی حافظ عبداللہ۔

ووٹر لسٹوں کی خصوصی نظرِ ثانی مہم: دعوے اور اعتراضات داخل کرنے کی آخری تاریخ میں ۲۶/اکتوبر تک کی توسیع، ضلع کلکٹر راہل کرڈیلے کی شہریوں سے استفادے کی اپیل

ناندیڑ: ۱۲/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): الیکشن کمیشن آف انڈیا نے مہاراشٹر میں ووٹر لسٹوں کے خصوصی تفصیلی نظرِ ثانی پروگرام (Special Intensive Revision-SIR) کے تحت دعوے اور اعتراضات داخل کرنے کی مدت میں باضابطہ طور پر توسیع کر دی ہے، جس کے بعد اب یہ آخری تاریخ ۱۲ اکتوبر ۲۰۲۶ سے بڑھا کر ۲۶ اکتوبر ۲۰۲۶ مقرر کر دی گئی ہے۔ اس ضمن میں ضلع کلکٹر اور ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر راہل کرڈیلے نے بالخصوص نئے ووٹرز اور ان رائے دہندگان سے جنہوں نے اب تک گنتی فارم (Enumeration Form) جمع نہیں کرایا ہے، اس توسیعی مدت کا بھرپور فائدہ اٹھانے کی پرزور اپیل کی ہے۔ واضح رہے کہ یکم اکتوبر ۲۰۲۶ کو اہلیت کی تاریخ (Qualifying Date) مقرر کر کے چلائی جا رہی اس مہم کے تحت ۳۱ اگست ۲۰۲۶ کو ابتدائی ووٹر لسٹ (ڈرافٹ) شائع کی جا چکی ہے، تاکہ شہری اس میں اپنے نام اور دیگر تفصیلات کی باریک بینی سے جانچ کر سکیں اور الیکشن کمیشن کی جانب سے دی گئی اس مہلت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ضرورت پڑنے پر اپنے دعوے یا اعتراضات درج کروا سکیں۔ الیکشن کمیشن کے ترمیم شدہ شیڈول کے مطابق، اب دعوے اور اعتراضات داخل کرنے کا عمل ۳۱ اگست سے ۲۶ اکتوبر ۲۰۲۶ تک جاری رہے گا، موصولہ اعتراضات کو نمٹانے کی کارروائی ۳۱ اگست سے ۱۰ نومبر ۲۰۲۶ تک مکمل کی جائے گی، جبکہ ووٹر لسٹ کی حتمی اشاعت ۱۶ نومبر ۲۰۲۶ کو عمل میں آئے گی۔ ضلع کلکٹر راہل کرڈیلے نے ناندیڑ ضلع کے تمام شہریوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ ڈرافٹ لسٹ میں اپنی تفصیلات کی تصدیق کر لیں اور کسی بھی خامی یا نام کی عدم موجودگی کی صورت میں بغیر کسی تاخیر کے ۲۶ اکتوبر سے قبل متعلقہ ووٹر رجسٹریشن آفیسر سے رابطہ کر کے مقررہ فارمیٹ میں ضروری دستاویزات کے ساتھ اپنا دعویٰ پیش کریں؛ مزید برآں، انہوں نے عوام سے التماس کی ہے کہ وہ اپنے خاندان کے افراد، پڑوسیوں اور علاقے کے دیگر اہل ووٹرز کو بھی اس عمل سے آگاہ کریں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ کوئی بھی اہل ووٹر فہرست میں شامل ہونے سے محروم نہ رہے اور نہ ہی کسی نااہل شخص کا نام ووٹر لسٹ میں شامل ہو سکے۔

مراٹھواڑہ حلقہ گریجویٹ کے امیدوار شیخ عبدالملک کی ناندیڑ میں رائے دہندگان سے ملاقاتیں

ناندیڑ: ۱۲/اکتوبر (راست): مراٹھواڑہ گریجویٹ حلقہ انتخاب 2026 میں راشٹریہ سماج پکش کے امیدوار شیخ عبدالملک عبدالقدوس نے آج ناندیڑ شہر کا دورہ کرتے ہوئے گریجویٹ ووٹرس سے ملاقاتیں کیں۔ ہوٹل وساوا پیلس میں ایک میٹنگ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں پارٹی کے کارکنان اور دیگر سماجی کارکنان نے شرکت کی۔ انھوں نے امید ظاہر کی کہ اس مرتبہ مراٹھواڑہ کے ووٹرس ان کی کامیابی میں اہم کردار ادا کریں گے۔ اس موقع پر معروف سماجی کارکن شیخ نورالدین کے دفتر میں شیخ عبدالملک کی گلپوشی و شال پوشی کی گئی۔ اس موقع پر پریس کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ راشٹریہ سماج پکش کے قائد مہادیو جانکر نے انہیں مراٹھواڑہ گریجویٹ حلقہ انتخاب کے لیے امیدوار بنایا ہے۔ اسلئے وہ سماج کے ہر طبقہ و سماج کے گریجویٹ نوجوانوں کے مسائل کو ایوان اسمبلی میں اٹھائیں گے۔ انھوں نے اٹھارہ سال سے ایم ایل سی کی کرسی پر براجمان این سی پی امیدوار نے نوجوانوں اور طلباء کے مسائل پر کبھی آواز نہیں اٹھائی ہے۔ پیپر لیک معاملے پر انکی خاموشی معنی خیز تھی۔ اس موقع پر گووند رام شرنز، مراٹھواڑہ صدر اشوک ہاکے، گیانوبا تاتے، محمد فیروز حسین اور ایس کے نورالدین سمیت دیگر افراد موجود تھے۔ واضح رہے کہ مراٹھواڑہ گریجویٹ حلقہ انتخاب کے لیے 23 اکتوبر 2026 بروز جمعہ کو صبح 8 بجے سے دوپہر 4 بجے تک رائے دہی ہوگی۔

ناندیڑ ریلوے ڈویژن کی ٹکٹ چیکنگ مہم میں تیزی

پرتور اسٹیشن اور مختلف ٹرینوں میں خصوصی کارروائیوں کے دوران لاکھوں روپے کا جرمانہ وصول

ناندیڑ: ۱۲/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): موجودہ تہواروں کے سیزن میں مسافروں کے بڑھتے ہوئے ہجوم کو مدنظر رکھتے ہوئے، ساؤتھ سینٹرل ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن نے ریلوے اسٹیشنوں اور ٹرینوں میں ٹکٹ چیکنگ مہم کو مزید تیز کر دیا ہے تاکہ بغیر ٹکٹ اور غیر قانونی سفر کی روک تھام کی جا سکے اور مسافروں کو محفوظ و منظم سفری سہولیات فراہم کی جا سکیں۔ اس سلسلے میں ۹ اکتوبر ۲۰۲۶ کو صبح ۴:۳۰ بجے سے رات ۸:۰۰ بجے تک ناندیڑ کے اسسٹنٹ کمرشل منیجر شری شیلیش کمار سنگھ کی نگرانی میں تمام ٹکٹ چیکنگ اسکواڈز کی شمولیت کے ساتھ ایک وسیع مہم چلائی گئی، جس میں ۳۱ ٹکٹ چیکنگ اہلکاروں نے حصہ لیا اور ۲۱ ٹرینوں کی چیکنگ کی؛ اس دوران کل ۵۰۵ کیسز پکڑے گئے جن سے ۳ لاکھ ۹۲ ہزار ۱۲۰ روپے کی آمدنی ہوئی، جن میں بغیر ٹکٹ سفر (TWT) کے ۳۰۳ کیسز سے ۱ لاکھ ۶۴ ہزار ۵۷۵ روپے کرایہ اور ۱ لاکھ ۵۱ ہزار ۵۰۰ روپے جرمانہ، غیر منظم سفر (IRT) کے ۶۹ کیسز سے ۱۹ ہزار ۶۱۵ روپے کرایہ اور ۳۴ ہزار ۵۰۰ روپے جرمانہ، جبکہ بغیر بک کیے گئے سامان (UBL) کے ۱۳۳ کیسز سے ۲۱ ہزار ۷۳۰ روپے وصول کیے گئے۔ اسی طرح محصول کے رساؤ کو روکنے اور مسافروں میں بیداری پیدا کرنے کے مقصد سے ۱۰ اکتوبر ۲۰۲۶ کو صبح ۶:۳۰ سے شام ۵:۰۰ بجے تک پرتور ریلوے اسٹیشن پر پربھنی ٹکٹ چیکنگ اسکواڈ (DFS-2) کی شمولیت کے ساتھ ایک خصوصی 'فورٹریس ٹکٹ چیکنگ مہم' چلائی گئی، جس کی نگرانی بھی اسسٹنٹ کمرشل منیجر شری شیلیش کمار سنگھ نے کی؛ اس کارروائی میں ایک آر پی ایف (RPF) اہلکار کے تعاون سے ۶ ٹکٹ چیکنگ عملے نے ۱۱ ٹرینوں کی چیکنگ کی اور ۵۷ کیسز پکڑ کر کل ۳۳ ہزار ۸۵ روپے وصول کیے، جن میں بغیر ٹکٹ سفر کے ۴۴ کیسز سے ۵ ہزار ۹۳۵ روپے کرایہ اور ۲۲ ہزار روپے جرمانہ، جبکہ بغیر بک کیے گئے سامان کے ۱۳ کیسز سے ۵ ہزار ۱۵۰ روپے کی وصولی شامل ہے۔ پرتور اسٹیشن پر اس مہم کا بنیادی مقصد غیر مجاز داخلے کو روکنا اور مسافروں کے پاس درست سفری اجازت نامہ کو یقینی بنانا تھا؛ اس موقع پر ناندیڑ ڈویژن نے تمام مسافروں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ سفر شروع کرنے سے پہلے درست ٹکٹ خریدیں، مقررہ وقت سے پہلے اسٹیشن پہنچیں، بغیر ٹکٹ سفر سے گریز کریں اور ریلوے اہلکاروں کے ساتھ مکمل تعاون کریں، جبکہ ریلوے انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ مسافروں کو محفوظ اور باسہولت سفر فراہم کرنے اور بغیر ٹکٹ سفر کے مکمل خاتمے کے لیے آئندہ بھی یہ خصوصی اور وسیع تر چیکنگ مہمات بلاتعطل جاری رکھی جائیں گی۔

بدناپور ضلع جالنہ میں جلسہ سیرت النبی ﷺ و تقسیم انعامات کا انعقاد

جالنہ۔12/اکتوبر 2026 (پریس ریلیز) سیرت طیبہ کے پیغام کو عام کرنے، نئی نسل کو اسوۂ رسول ﷺ سے وابستہ کرنے اور دینی و تعلیمی سرگرمیوں میں طلبہ کی حوصلہ افزائی کے حوالے سے اہم پیغامات پیش کرنے اور ان کے درمیان انعامات تقسیم کرنے کی بابت جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام جامع مسجد مرکز بدناپور ضلع جالنہ میں ایک عظیم الشان اجلاسِ عام بعنوان "سیرت النبی ﷺ و تقسیم انعامات" بصدارت حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) منعقد ہوا، جس کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت اور نعتیہ کلام سے ہوا، اجلاس میں سیرت رسول اکرم ﷺ کی اہمیت، آپ ﷺ کی تعلیمات کو عملی زندگی میں اپنانے اور نئی نسل کی دینی و اخلاقی تربیت کی ضرورت پر روشنی ڈالی گئی اور سیرت النبی ﷺ سے وابستگی اور اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا۔ اس موقع پر صدر اجلاس مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے اپنے خصوصی خطاب میں سیرتِ نبوی ﷺ کی اہمیت اور اس کی تعلیمات کو عملی زندگی میں اپنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ آپ نے فرمایا کہ نئی نسل کی دینی و اخلاقی تربیت وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، اس لیے والدین اور علماء کرام اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے بچوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کریں۔

گیانیش کمار کو گرفتار کرو، ووٹ چور رنگا بلا کو اقتدار سے بے دخل کیے بغیر تحریک نہیں رکے گی: ہرش وردھن سپکال

جمہوریت اور آئین بچاؤ تحریک میں انچارج اور ریاستی صدر سمیت مہاراشٹر کے تمام کانگریسی رہنما دہلی کی سڑکوں پر اترے

ممبئی: ۱۲/اکتوبر (نمائندہ): کانگریس اور انڈیا اتحاد نے ووٹ چوری کے معاملے پر ملک بھر میں تحریک شروع کی ہے۔ یہ آزادی کی دوسری لڑائی ہے۔ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے خبردار کیا کہ جمہوری طریقے سے جاری اس جدوجہد کو کچلنے کا عزم ڈکٹیٹر نے کر لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک کے دارالحکومت دہلی کو فوجی چھاؤنی میں تبدیل کر دیا گیا ہے اور 30 ہزار سے زیادہ پولیس اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ دہلی آنے والی 250 ٹرینیں بند کر دی گئی ہیں، جبکہ میٹرو خدمات بھی روک دی گئی ہیں۔ یہ تحریک کو دبا کر ووٹ چوری چھپانے کی کوشش ہے۔ لیکن جب تک چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو گرفتار نہیں کیا جاتا اور ووٹ چور رنگا بلا کو اقتدار سے بے دخل نہیں کیا جاتا، ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ دہلی میں منعقدہ جمہوریت بچاؤ تحریک میں مہاراشٹر کی جانب سے انچارج ڈاکٹر سیریویلا پرساد، کانگریس کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال، کانگریس لیجسلیچر پارٹی کے رہنما وجے وڈیٹی وار، سابق ریاستی صدر اور رکن اسمبلی نانا پٹولے، سینئر رہنما بالاصاحب تھوراٹ، سی ڈبلیو سی کے رکن نسیم خان، سابق وزراء نتن راؤت اور امیت دیشمکھ، وشواجیت کدم، گوا کے انچارج مانک راؤ ٹھاکرے، سابق رکن پارلیمنٹ حسین دلوائی، اے آئی سی سی کے سکریٹری بی۔ ایم۔ سندیپ، ریحانہ چشتی، رکن اسمبلی بھائی جگتاپ، سینئر نائب صدر موہن جوشی اور سینئر ترجمان اتل لونڈھے سمیت مہاراشٹر کے کئی رہنما اور اراکین اسمبلی شریک ہوئے۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کانگریس کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کی مدد سے بی جے پی نے ووٹ چوری کی ہے۔ ایس آئی آر کے ذریعے کروڑوں شہریوں کو حق رائے دہی سے محروم کیا جا رہا ہے۔ گیانیش کمار کا یہ عمل ملک سے غداری کے مترادف ہے۔ ووٹ چوری کے اس معاملے میں وہ محض کٹھ پتلی ہیں، جبکہ اس کے اصل سرغنہ رنگا بلا ہیں۔ ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ جمہوریت میں انتخابات غیر جانب دارانہ اور شفاف ہونے چاہئیں، لیکن گیانیش کمار نے ان اصولوں کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ یہ ملک کی آمرانہ طاقتوں کے خلاف لڑائی ہے۔ جمہوریت اور آئین کا تحفظ آج کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ سپکال نے بتایا کہ دہلی کی تحریک میں شرکت کے لیے مہاراشٹر سے کانگریس کے تمام اراکین اسمبلی، سابق اراکین اسمبلی و پارلیمنٹ، ضلعی کانگریس صدور اور تقریباً ایک ہزار کارکن پہنچے ہیں۔ یہ تحریک صرف دہلی تک محدود نہیں ہے، بلکہ گلی محلوں سے لے کر دہلی تک جاری ہے۔ ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ انڈیا اتحاد کے رہنما آج بھارت کے چیف جسٹس سے ملاقات کرنے والے تھے۔ اطلاع ملی تھی کہ عدالت نے ملاقات کے لیے وقت دیا ہے، لیکن بعد میں ملاقات سے انکار کر دیا گیا۔ آخر اس کے پیچھے کیا راز ہے، اسے سمجھنا ضروری ہے۔ دہلی میں راہل گاندھی کی قیادت میں ملک بھر کی اپوزیشن پارٹیاں متحد ہو کر تحریک چلا رہی ہیں، وہیں ممبئی میں بھی کانگریس عہدیداروں نے احتجاج کیا۔ دادر میں واقع کانگریس کے مرکزی دفتر تلک بھون کے احاطے میں عہدیداروں نے مظاہرہ کرتے ہوئے زوردار نعرے بازی کی۔ اس دوران چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار، بی جے پی اور مودی۔شاہ کے خلاف نعرے لگائے گئے۔ اس موقع پر ریاستی جنرل سکریٹری راجن بھوسلے، ایڈوکیٹ سندیش کونڈولکر، گرمیت سنگھ بچھر، دیپک واگھمارے، راگھویندر شکلا، پرشانت دھومال، دتا نانڈے، سنتوش راؤت سمیت دیگر عہدیدار موجود تھے۔ حکومت نے مہاراشٹر پبلک سروس کمیشن (ایم پی ایس سی) کے صدر وویک بھیمنوار کو لازمی رخصت پر بھیج دیا ہے اور ایم پی ایس سی کے پرچہ لیک معاملے کی جانچ کے لیے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ معاملے میں کچھ نہ کچھ گڑبڑ ضرور ہے۔ اب حکومت کو اپنے اعلان کے مطابق مقررہ مدت کے اندر جانچ مکمل کر کے متعلقہ افراد کے خلاف کارروائی کرنی چاہیے۔ ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ وویک بھیمنوار کی تقرری ہی غلط تھی۔ اپنے نظریات سے اتفاق کرنے والے لوگوں کو انتظامیہ میں تعینات کرنے اور پرچہ لیک معاملے کو دبانے کے مقصد سے ہی دیویندر فڑنویس نے بھیمنوار کی تقرری کی تھی۔ اس پورے معاملے کے سبب مہاراشٹر پبلک سروس کمیشن (ایم پی ایس سی) کی ساکھ پوری طرح متاثر ہوئی ہے۔

صحافیوں کی توہین برداشت نہیں کی جائے گی

تھانے: ۱۲/اکتوبر (آفتاب شیخ): مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) کے لیڈر اویناش جادھو کی جانب سے ایک عوامی جلسے میں صحافت کے شعبے کے خلاف توہین آمیز زبان استعمال کیے جانے پر تھانے شہر دینیک پتر کار سنگھ نے شدید ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے اس کی مذمت کی ہے۔ پیر، 12 اکتوبر کو صحافیوں نے تھانے میونسپل کارپوریشن کے صدر دفتر کے سامنے سیاہ پٹیاں باندھ کر، احتجاجی پلے کارڈز اٹھا کر اور نعرے بازی کرتے ہوئے احتجاج درج کرایا۔ اس موقع پر اویناش جادھو سے صحافی برادری کے سامنے عوامی طور پر معافی مانگنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی دہلی میں صحافیوں کے ساتھ پولیس کے مبینہ غیر انسانی سلوک کی بھی مذمت کی گئی۔

گریجویٹ ووٹرس کے لے تشویشناک بات ہیکہ اٹھارہ سالوں میں ووٹرس کیلئے کوئی ٹھوس کام نہیں کیا گیا

بیڑ ضلع میں انجینئر عقیل احمد کا طوفانی دورہ

بیڑ: ۱۲/اکتوبر (نامہ نگار): گریجویٹ حلقہ انتخاب سے لگاتار تین مرتبہ منتخب ہو کر اسمبلی پہنچنے والے ممبر نے گریجویٹ ووٹرس کو یکسر نظرانداز کر کے اپنی سیاست کو پورا کیا۔ گزشتہ اٹھارہ سالوں میں ستیش چوہان نے گریجویٹ رائے دہندگان کے لے ایک بھی قابل فخر کارنامہ انجام نہیں دیا.. یہ بات ووٹرس اچھی طرح اب اچھی طرح سمجھ چکے ہیں.. اور چوہان کا یہ پہلو بیروزگار گریجویٹ افراد کے لے بہت ہی تشویشناک ہیں جس کو فراموش نہیں کیا جاسکتا.. اسطرح کی مخاطبت کل اورنگ آباد گریجویٹ حلقہ انتخاب کے آزاد امیدوار انجینئر عقیل احمد نے بیڑ میں کہی۔ کل قریشیہ فنکشن ہال مومن پورہ بیڑ میں سینکڑوں گریجویٹ ووٹرس نے انکا آتش بازی کے ساتھ زبردست استقبال کیا.. اس موقع پر ایڈوکیٹ مجید مومن، رفیق باغبان، ضلع صدر او بی سی بیڑ، مراٹھواڑہ سیکریٹری سلام سیٹھ، او بی سی ضلع صدر مومن صادق امبانی، عثمان نیتا، معیز انصاری، سید اظہر، ایڈوکیٹ واجد مومن، سیکریٹری محمد باگے، اعجاز مومن، مستقیم مومن، صدام مومن کے علاوہ سینکڑوں نوجوان موجود تھیں.. قریشیہ فنکشن ہال میں مقامی شخصیات نے اپنی مخاطبت میں آزاد امیدوار انجینئر عقیل احمد کی کامیابی کے لے ہر ممکن کوشش کرنے کی بات کہی.. اس موقع پر امیدوار عقیل احمد نے مزید کہا کہ یہ عہدہ سماج کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی نمائندگی کرتا ہے اور اس عہدے کے ذریعے ہی نوجوانوں کے خوابوں کو شرمندہ تعبیر کیا جاسکتا ہے لیکن بدقسمتی کی بات رہی کہ اب تک اس عہدے کا استعمال ووٹرس کے استحصال کے لے کیا گیا ان نوجوانوں کو بے یار و مددگار چھوڑ کر اپنی ترقی پر توجہ دی گئی جسکی وجہ سے ووٹرس مایوسی کا شکار ہوتے چلے گئے..اور یہی پہلو سب سے زیادہ تشویشناک ہے..انھوں نے مزید کہا کہ مسلم ووٹرس کا ہر انتخاب میں صرف استعمال کیا گیا۔ اور انکی سیاہ کرتوت پر پردہ ڈالنے کا وہ لوگ کام کر رہے ہیں جو چند سکوں میں اپنا ضمیر فروخت کر دیتے ہیں.. اس طرح کا اظہار خیال اورنگ آباد گریجویٹ حلقہ انتخاب 2026 آزاد امیدوار انجینیئر عقیل احمد نے ضلع بیڑ میں اپنے طوفانی دورہ میں کیا.. کرکے گریجویٹ رائے دہندگان سے اپنی مخاطبت میں کہا۔ پروگرام کے بعد صدام مومن اور انکے ساتھیوں نے موجود افراد کی ضیافت کی.. پروگرام کے بعد انجینئر عقیل احمد نے بیڑ ضلع کی اہم شخصیات کے ساتھ انکے گھروں پر جا کر ملاقات کی جسکے ثمر آور اثرات مرتب ہو رہے ہیں.. اس درمیان مومن کانفرنس نے امیدوار انجینئر عقیل احمد کے حق میں اپنی تائید کا اعلان کیا.. ساتھ ہی مقامی کئی تنظیموں اور جماعتوں نے اس موقع اپنی تائید کا اعلان کیا.. انکا قافلہ گیورائی، شاہ گڑھ اور عنبڑ کے رائے دہندگان سے انفرادی ملاقاتیں کی گئی جہاں انکا پرتپاک استقبال کرکے انکی جیت دلانے کے عزم کا اظہار کیا گیا....

پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس گھر نمبر 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی (پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے تحت خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار) ● کسی بھی قابل اعتراض تحریر کے لئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔
Printed, published and owned by Mohammad Taqui. Printed at Aleena Printers, H. No. 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded- 431604 and published at 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded 431604. Editor: Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile : 8055362952 - 9325610858 Office : Near Masjid-e-Osman Gani, Mohammadiya Colony, Mal Tekdi Road, NANDED